





114765

Carlos

X

Ur

M 8935



22711

22711



۹۴۳  
شکستہ اردو

مصنفہ حافظ محمد عبداللہ صاحب زبیدار بلوچہ پروپرائٹر

انڈین امیریل تحفہ کل کسینی

بظلم حمایت عالیجناب سنی انتصاب سنی

سوانی مہاراج نہال سنگھ لکندر بہادر

والی زیادتہ دیو پور پٹن کسینی مذکور

Allama Iqbal Library



114765

مطبع الہی گروہ میں پانچواں نمبر محمد مجیب الرحمن حسین خان

نیمتہ فی جلد ۳۳

۲۰۰۰



# فهرست کتب موجوده شمس اگر محله کبوه لوله

مسلو و نواجه بزرگ معروف به گلدسته کرامات	۱۲	بهار جنت	۱۲	قصه حضرت بلال
گلین جنت و درعالات نواجه	۱۲	نامر العاشقین	۱۲	قصه حلیمه دانی
تحفه سراج معروف به سیلا و بانع و بهار محمدی	۱۵	میلا و کمل البصر خیر البشر	۱۵	نور نامه کلال
خیر الانام	۱۳	میلا و محمدی معروف به	۱۳	حدیث قدسی کامل و
گلدسته غفار	۱۲	حصول مهدی حصه اول	۱۲	سراج بنوی خوردار سلس
مسلو و شریف جدید	۱۲	حصه دوم	۱۲	کریم
مسلو و شریف شهید	۱۲	گلدسته جنت	۱۲	رساله قوانین هر دو حصه
جلی قلم	۱۲	روضه جنت نوید	۱۲	سیلا و محمدی
مسلو و شریف بهار به	۱۲	خدیجه عشق مدینه قصه	۱۲	فیضان عشق
مسدس سیلا و پختن	۱۲	حضرت بلال رحمت الله	۱۲	آثار محشر
مسلو و غریزی	۱۲	علیه معجزه شق القمر	۱۲	زاد و حقیقی
زاد و رحمت	۱۲	و غرقت حصه اول	۱۲	روایت سبیم الله
رحمت الرحیم	۱۲	ار معجزه آل نبی	۱۲	معجزه انگشتری
مسلو و سعید	۱۲	معجزه هرنی و شیرنی	۱۲	ظهور قدرت
ذکر الشهادتین	۱۲	مجموعه معجزات	۱۲	بوستان رسول
جام کو شریعت آینه نفی	۱۲	نجم الضیا	۱۲	نویس بلاغت
بهار خلد	۱۲	بهار ولادت سوره ناز کا بھل	۱۲	مشرود سیلا و
فضائل غوثیه	۱۲	مجموعه دفات نامه شر	۱۲	صبح ازل شام ابد
امجاز غوثیه	۱۲	میلا و سرور انبیا	۱۲	رحلت بنول
سناقب غوثیه	۱۲	انتخاب موشی	۱۲	راحت الطوب
کرامات غوثیه	۱۲	قذیل عرش	۱۲	شوکت سیلا و
ایات غوثیه کامل فی حصه	۱۲	گلدسته سراج لربان رسول	۱۲	فضایل سیلا و از شهادت ام
				فریاد و دواع هر نگونی



محمد زنت کے  
 غلام علی اللہ محمد عبد اللہ بن ششی شیخ الہی بخش صفور متوطن  
 بساکی خدمت والا اور جت میں  
 شایع  
 اسپرل تہذیب کا

دول  
حضرت ملا

لحمه وافي

کتاب

مدرسی

من شهابوت

عورت اول

برام

ت اسلام

ستار

شیر

۱۶۰

1

2

2

۲۷



73

17

1

117



میں نے اس نامک میں اونچے درجہ کے بہتر ترتیب کو جن سے سوانح نامک  
جائے میں بلحاظ اسٹیج قائم کر دیا ہے اور اون کے بہتر ترتیب میں کی طرف سے کیا ہے  
کے قائم کر دینے سے یہ بھی سہولت ہے کہ اٹھائے تماشے میں ایسا وقت نہیں ہو تا جو بے فائدہ

سیر یہ بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب کتاب میں کسی قسم کا سہو یا کچھ غلطی پائے تو برا  
نوازش ہو وقت کو ضرور مطلع فرما میں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح عمل میں آئے اور وہ نقص  
رفع ہو جائے۔

تمام شہر علی گڑھ

۵ فروری ۱۹۰۵ء

محمد عبد اللہ مولف

اسد سلیا و بخت ۱۹۰۵ء

بہار اہل القاب سہ سہری سوانح رانا نہال سنگھ  
پیر خٹک جی دیو۔ ایم۔ سی۔ آئی۔ ایچ۔ دام اقبالہ و ملکہ والی ریاست جہول پور پٹن کپور  
نکوردہ بالا ۵ نومبر ۱۹۰۵ء مقام شہر بانڈہ میں تالیف کر کے نام سنگھ لانا نامک موسوم کیا تھا اور ۱۱  
مطبع الہی اگرہ میں چھپوا دیا تھا اب ۱۹۰۹ء میں مقام شہر علی گڑھ ہر اس کو ترسیم کیا۔ پنجم  
اس طرح پر جسے بالفعل کہیں مذکورہ کے ایکڑ اس کیل کو کہیں بہتر ترتیب دیا ہے۔ پنجم  
چھترہ و گیارہ شہر کی طبعی اور ہی لی ہیں جو بعد ضروری ترسیم کے اس میں داخل کی ہیں۔  
اس نامک میں ہر ایک پیر کی دہن تال کو فن موسیقی کے اعتبار سے قائم کیا ہے

اور کسی ایسی مشہور صورت پیر کے حوالہ سے جو اکثر اسی دہن تال میں گائی جاتی تھیں نیاز  
اس کا طرز ہی بتا دیا ہے کہ کیونکہ کامر خاص اپہرانا نامک میں اسی راگ بارانی کی بات آتی  
ہو تا ہے جو شکم کی حالت موجودہ کے موافق و مناسب حال ہوتا ہے۔ دیوان دانع  
کی دہن میں لحاظ وقت ضرور ہے ورنہ ایکٹر کا قصور ہے۔ دیوان غالب

دیوان غالب

تمام فریاد دانع ہر گنوی



# اصطلاحات تاجک

بینی

چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب میں مستعمل ہیں

تاجک کا ایک باب  
 ایک ایکٹ کا وہ حصہ جس  
 کے واقعات مندرجہ ایک  
 وقت اور ایک مقام پر  
 ظہور میں آتے ہیں  
 تماشہ کرنے والا  
 تماشہ کرنے کا مقام  
 کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج

LIBRARY

This book should be returned on or before the last date indicated below

دل میں کنگنا سے مراد ہر دم خار  
 جہت سے اُسکے ہونے کی وجہ سے  
 چہینے گا وہ ایک دن میرا تاج و تخت  
 توڑے جب کوئی پری اُسکا اب تاج  
 مانع ریاضت علیہ اُسکا اب تاج

لیکن سیرا سیرا سے جانا حال  
 راج چوڑا کر ہو گیا ہو گی وہ انسان  
 اُسکی ریاضت سے بچے ہے اندیشہ سخت  
 دل سے سیرے تبت یہ کنگا اور سوگ  
 سو تو ہے اسے مینکا پر یون کی سرتاج

غزل - دھن زلہ - تال دا و را

طرز - لا چھٹے بچے جو تاسکے اہل و قاصدین -

مینکا پری







# شکستہ نامہ

پھلا ایکٹ - پھلا سین

اندہ کا دربار - پر وہ نمبر (۱۱۳)

راجہ اندہ کا تخت پر چلوس فرانا اور پون دیوون

کامووب الیادہ نظر آنا

چو پوے - دہن جہایا - تال قوالی

طرزہ - ماجدہن من قوم کا اندہ میرا نام -

راجہ اندہ

پیش روپ سے روز و شب کتا ہون کام

پھلا ایکٹ

پہلا ایکٹ - مگر خاص و عام

حنگل معہ چو پری - پر وہ نمبر (۱۱)

دیوا تر کا جب بت کرتے نظر آنا

مٹری - دہن بروا - تال نیجانی سہیت

طرزہ - جان جان من بہ سنتی ہون آن نری ہلدی -

سیوا مٹر



پہلے میں تیری پیر مشور میں کرج کو چوڑا ہے

شکھاسن اندر کا مجھے تو دیو سے تو وہ بھی توڑا ہے  
(دھنکا پری کا آنکر چشیدہ ہر جانا)

گھر باہر سے منہ کو پیرا آجکل میں لیا بسیرا  
تن میں وہن سب پیر واد جیسے ہی جی میں آگولہ  
وہ بیان میں میں پر یوں کو نہ لاون جو پرا نگہ پئی امان

جب تیرے تن سب یہ میرا دکھتا جیسے کہ پوڑا ہے  
تیرے سوا نہیں کوئی پیارا سب جگ سے منہ ہڑا ہے  
دوسرا جھٹکا کھان میں پاؤں تیرا نہیں کوئی ہڑا ہے  
(دھنکا پری کا ایک بار تو پر سوچ میں آنا)

دھنکا پری

اپنی بریافت پر شکیر کس درجہ گھوڑا ہے  
کرتی ہوں اب میں اس پر سواری بٹیا ابھی گھوڑا ہے  
حکم جو پیر پیر کا میں پاؤں میں ہی مہاو کو لاون

سستی تھی میں شیطان کو اکیلا پر اب سمجھی کہ چوڑا ہے  
پیر سے گھر و حق سے اسے تو زلف سری میں گڑا ہے  
برہائش کو تاج نچاؤں کون گلی کا یہ روڑا ہے  
(دھنکا پری کا سو اسٹر کے سامنے اگر گانا)

ہول - وہن جو گیا اسوری - تال چاچر

طرز ہا کے مرزا نے وہم مچائی -

دھنکا پری

اس کے کہیں مصنف یہ آنا / ...



کون جو گن یہ آئی  
کون جان دول سے یہ بہائی۔۔۔ کون  
آئینہ ہو دیکھ جس کو حیران  
کروہ بدن میں صفائی۔  
شیر بندہ جس سے کہ ہوں چاند سو بج  
وہ شکل پر نور پائی۔۔۔ مجھے  
آسن کو توڑوں اور جوگ چوڑوں  
بس ختم ہے پارسائی۔  
جب تپ کروں ترک اک تخت سارا  
چوڑوں نہ پر یہ لگائی۔۔۔ مجھے  
(سہواستر کا بیقرار ہو کر سینکا پرسی کے قریب آنا)

ہولی - دُہن کافی - تال چا چمر

طرزہ - "ہاگن کے دن چارہ"۔

سہواستر

حاضر ہوں خدمت کو دل سے تمہاری  
سمجھو مجھے اپنا پار مری جان۔۔۔ حاضر  
سیرا ہوا دل اب تم پہ تال  
تم ہی کہو جی سے پار مری جان۔ حاضر  
تم ہو اگر گل تو میں ہوں بلبل  
ہو میری گردن کا پار مری جان۔۔۔ حاضر  
چھاتی سے مجھ کو اک دم لگا لو  
بو سے ہی دو دین چار مری جان۔ حاضر

غزل - دُہن زلہ کھاج - تال قوالی

پہنچا ایلٹ

حنگل سے چو پرسی - پر وہ نمبر (۱۱)

(سہواستر کا جب تپ کرتے نظر آنا)

سُھری - دُہن برودا - تال پنجانی سٹیتک

طرزہ - "جان جان میں یہ سنتی ہے"۔

سہواستر



پرستین تیری پیریشورین کرج کو چوڑا ہے

شکھاسن اندر کا بجھے تو دیو سے تو وہ بھی توڑا ہے  
(دھیکا پری کا آکر چشیدہ ہو جانا)

گہرا ہر سے منہ کو پیرا آجکل میں لیا بسیرا  
تن میں دھن سب پیر واد چیتری جی میں آکر ملا  
وہیاں میں میں پر یوں کو نہ لاؤں جو پراگتہ جی امان

جب تپے تن سب یہ میرا دکتا جیسے کہ پوڑا ہے  
تیرے سوا نہیں کوئی پیارا سب جاکے نہ ہوڑا ہے  
دوسرا جھسا کھان میں پاؤں تیرا نہیں کوئی ہوڑا ہے  
(دھیکا پری کا ایک بازو پر سوج میں آنا)

دھیکا پری

اپنی ریاضت پر شکہ کس درجہ ہوگا ہے  
کئی ہون اب میں اس پر ساری بتا ابھی کہوڑا ہے  
حکم جو پریشور کا میں پاؤں میں ہی مادیو کو لاؤں

سنتی تھی میں شیطان کو اکیلا پر اب سمجھی کہ چوڑا ہے  
پہرے کو رہتی سے اسے تو زلف سری میں کوڑا ہے  
برہا میں کو تاج پھاؤں کن گلی کا یہ روڑا ہے  
(دھیکا پری کا سواستر کے سامنے آکر گانا)

ہولی - دھن جو گیا اساور سی - تال چاچر

طرز - ہانگے مرزا نے دھوم مچائی -

دھیکا پری

اس کے کیسی مصیبت یہ آئی

وہ میرے رستہ ہی ہے محکو ہولا  
دیکھا حرا کہ نہ بیٹا کا میں نے  
سے میں نے نہ پایا کوئی پار جالی  
جو کن رہو گی سدا میں یہ دکن

مر گئے باپ میں ہور بھائی - اسے

میں سے ہوئی تھی سگائی -  
یوں ہی جوانی گنوائی - مر گئے  
آئی میں دل رہا بانی  
جی میں بھی ہے سالی - مر گئے

(سواستر کا دھیکا پری کو دیکھا پیر فریفتہ ہو جانا)

بھولی کی گھونٹیں کافی پتالی چاچر

طرز - چنے کی بیو فالی تھے شرم اسلاہ آئی -

سواستر



کون جو گن یہ آئی  
 کون جان دول سے یہ بہائی۔۔۔ کون  
 آئینہ ہو دیکھ جس کو حیران  
 کردہ بدن میں صفائی۔۔۔  
 شرمندہ جس سے کہ ہوں چاند سورج  
 وہ شکل پر نور پائی۔۔۔  
 آسن کو توڑوں اچھوگ چوڑوں  
 بس ختم سے پار سائی۔۔۔  
 جب تپ کر دن ترک لخت سارا  
 چوڑوں نہ پر یہ لگائی۔۔۔  
 (سہواستر کا بیقرار ہو کر سینکا پری کے قریب آنا)

ہولی - دُہن کافی - تال چا چمر

طرز - "ہاگن کے دن چارہ"۔

سہواستر

حاضر ہوں خدمت کو دل سے تمہاری  
 سہرا ہوا دل اب تم پہ مائل  
 تم ہی کو دجی سے پیار مری جان۔ حاضر  
 ہو میری گردن کا پار مری جان۔ حاضر  
 جو سے ہی دو تین چار مری جان۔ حاضر

غزل - دُہن زلہ کھاج - تال قوالی

طرز - "جہان میں بس لطف زندگی تو ہر اک کو عالم شباب کا ہے"۔

سینکا پری

تمہاری صحبت کے میرے صاحبے پہلا اجتناب کیا ہے  
 مگر سمجھتے نہیں یہ تم کہہ کہ شرم کیا ہے مجاب کیا ہے  
 اگر ہے منظر لطف صحبت یہ بادہ اب نوش کیجئے حق  
 کہ تا ذرا دل کو ہو سرت مزا کوئی بے شراب کیا ہے  
 شراب اک جام اور لیجئے سرور آنکھوں میں آنے دیجئے  
 ابھی ذرا دیر صبر کیجئے یہ اس قدر اغصطاب کیا ہے

غزل - دُہن دیس - تال قوالی

طرز - "ہانڈی میں رہ لذت ہے اما لا اہو ہجو"۔

سہواستر

بیزلف و دے نورانی اہو ہو ۱ ہو ۲ ہو ۳



یہ وہی ہے ان کیا کہ سلکستہ اور الما و الما  
وہی وہی ہے ان تہیں کب قدر اسکی  
میں لیل اور وہ تم گل میں جگ اور تم جو گن

یہ لپ یا قوت رمانی آہو ہو ہو آہو ہو ہو  
ہو لی کیا ہے نادانی آہو ہو ہو آہو ہو ہو  
میں راجہ اور تم رانی آہو ہو ہو آہو ہو ہو  
(سہواسترا کا منہ کا کو ہو پرسی میں اندر لیا نا۔)



پہلا ایک - چوتھا سین

کروہ قاف - پردہ نمبر (۳)



(سرکشی بری کا یکا یک زمین سے نکل آنا)

## غزل - دُہن کھاج - تال قوالی

طرزہ: "مرے پاس ہو سوا تاشب کو جوان"۔

سرکشی بری

گئی میکا سیری سیلی کمان کسی جانین ہاتی بین اُسکا نشان  
نہ تو سوا سنی کا چتا ہے دمان، رہا کرتا ہمیشہ سے توادہ جہان۔

سہری میکا جوش جوانی میں تھی، ملاست جوان اُسے سوا سنی  
تو بدل وہ اُسی پہ تار ہوئی ابھی جی میں گذرتا ہے میرے گان۔

لی میکا تو نہ کہیں ہی مجھے، کہ جو باہر اُسوا سنی کا کے

نین کُلتا وہ دونوں کمان ہن چہ، ہزارا جہ سے کیا ہن کر دنگی بیان۔

(نیکوئی کا یکا یک زمین سے نکل آنا)

## غزل - دُہن جنجوتی - تال چاچر

طرزہ: "فدا صل پر ہوا شام تہا"۔

میکا پری

سنو اسے ہن میرا ہو باہر اسے

جے دیکر سا صاحب تپ وہ پہلا

نین میں لی اُس سنی سے دوبارہ

مگر بار اول ہی صحت سے اسکی

مرا مال سب را جہاندر سے کہنا

کہ سہا سنی میرے اوپر خدا سے

نہ ابیر گے کہ نہ یار خدا سے

مجھے ڈھونڈتا ہے توادہ جا بجا سے

کیون کیا کہ مجھ کو عمل رہ گیا سے

کہ اُن کی ہی خاطر تو یہ ہو کہ سہا سے

(دونوں ہرین کا یکا یک فانی)

ہو باہر



پہلا ایکٹ - پانچواں سین

جنگل سے چوہ پڑی - پردہ نمبر (۱۱)

رہو اسٹر کا اپنی حالت پر شاسٹ نظر آنا

لانا دنی - جو ہن زلہ کلیان - تال پر پڑی جیسے  
 طرز - اس کو پہنچے جانا ہے برائی کا نوا ہے ۔

نہو امتر

ہونی برباد کل محنت

توڑنے آئی تھی پڑی سیرا آسن جوگ

نہ سہما اسکی من فطرت

دم بہر من غارت ہوا طاعت کا کل گنج

نہیں کچھ کام کی شہوت

اپنی برافضت ہر چہ من تھا بچہ سحرور

ہوئی گم فخر کی دولت

کیر سے شیطان ہو گیا معلم الملوک

گئی سب راہگان طاعت

نیکو جو گن منیکا و گیتی مجکو ہو سنگ

گئی سب راہگان طاعت

اک سے کے عیش سے دیا دوا می روح

گئی سب راہگان طاعت

میرے کھڑے نہ جھے شہ سے کیا مزدور

گئی سب راہگان طاعت

اشنان ہر کوئی نہ ہوا ایسی بلا سے ہوت

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

جنگل سے راستہ - پردہ نمبر (۸)



(میکاپری کا استون پر کچلے ہوئے آنا)

گر بی - دہن برہمن - مال چ

طرز - "چلاہرت موری چلی رہے چکن -"

میکاپری

سیا خاک ہون مسرور میں - بیٹی

کیسے نہ ہوں رہ چور میں -

بد نام ہو گئی عزت میں - بیٹی

صدمہ کھروں اب دور میں

پاتی ہوں مقصود میں - بیٹی

کستی ہوں آنکھوں کا نور میں

کرتی نہیں منظور میں - بیٹی

ہوتی ہوں اب اس دور میں - بیٹی

د میکاپری کا اپنے بچے گوراستے پر دہرا دہ گریاؤ

نہا سی کرنا

غزل - دہن جو گیا اسوری - مال قوالی

طرز - "خدا یا ملک آئی ہوں ستم اب اٹھ نہیں سکتا -"

میکاپری

کیا جسے تجھے پیادہ ہے اب ترا حافظ

پہرے آسمان تیرا ہی ہو گا سدا حافظ

پڑے جو آسکو ہو بیشک وہ تیری جان کا حافظ

نہیں اب کوئی اس معصوم کا ترے سوا حافظ

(میکاپری کا گریہ و زاری کرتی ہوئی ایک سمت کو

طنا دوسری طرف سے گلہ زنی کا آنا)

تجھے میں چہرہ کر جاتی ہوں اے بیٹی خدا حافظ

زمین سے تیری بان پائی شکر وہ مری پیاری

نسب مہ تر ابا نذا ہے میں نے ترے بازو پر

خوابا سو رہتی ہوں میں تجھے یہ بکینہ بچہ



# غزل - دُہن بہاگ - تال دا دِرا

طرز - "اچھ غم نہ کر خدا کا ہے بھہر بہت کرم" -

کنور ش

افسوس کس کا بچہ پہنگل میں ہے پُرا  
صدیعت ایسا کون تھا بے رحم وہ بشر

اسکو تو دیکھ کر ہوا رنج و الم بڑا  
جو ہائے اپنا بچہ سرِ راہ دھر گیا  
کنور ش کا بچے کو اٹھا کر گئے سے گالینیا  
سنبلی سے اسکے بال ہیں جبرہ بول سا  
سے اس کی جان بچانا تو ہر کام سے ہلا  
چھاتی سے لیلی دیکھتے ہی اسکو وہ لگا  
قسم سے باتہ آئی سے لڑکی یہ مہ لقا  
سے یہ پری کی نسل سے پانچہ عور کا  
نام اسکا کہنا چاہیے جس کو شک نہ  
(کنور ش کا جانا)

لڑکی پری کی یہ سبکھیرت چمن  
جانا تھا پرتہ کو گراب گریٹ چلون  
سے چلے گھر میں اپنی بہن گوتی گون  
بیشی کی طور اب میں اسے پروش کر دن  
ایسا حسین تو بچہ نہیں دیکھا آج تک  
سایہ کے تھا اپنے پروں کا جو اسے عور

## پہلا ایکٹ - ساتواں صحن

### مُحَدَّث - پروہ پنہا (۱۱)

(گوتی کا اپنے بھائی کنور ش کی یا زمین بھرا  
نظر آنا)



خزل - دُہن سارنگ - تال بریلوی سہیک

طرز - ۱۱ - سچو اُس دوست کا پیرا اب ایسا تامل ہے

گوتھی

گئے ہیں تیرے کو جو آج گھر سے کنورس بہائی  
یہ سب سسٹن سے میدان نظر آتا ہے سہیلین  
مرے بہائی کے جانے کا ہوا اس کا غم کو ہی غم  
نوسارے سہیلین ہے اُنکے ہے دشت ہر طرف بہائی  
کبھی اندر کبھی باہر ہرون میں کیوں نہ گہرائی  
ہیں سارے ہول کہلا سے کل ہر اک سہیلین  
(کنورس کا سہیلین آنا)

مسدس - دُہن دلہ جھوٹی - تال داورا

طرز - ۱۱ - سچو ہر غضب یہ دکھایا ہے

کنورس

اے اے ہیں یہ لڑکی ہے اک فیرت قر  
پایا جو اسکو تو میں پلٹ آیا آج گھر  
اسکو گیا تا ڈال کوئی شخص راہ  
بہی سہیل کے پیری اسے پرورش تو گھر  
سایہ ہرون کا نور کے اسہر تا بر ملا  
ہے نام اس کا کہنا سب شکنتا

گوتھی

اے بہائی جان دل سے ہوئی آپ میں فدا  
لو بہائی اے بازو پہ کاغذ تہا یہ بند  
اسکو عزیز کہو گئی بیٹی سے ہی سوا  
(گوتھی کا شکنتا کے بازو سے کاغذ کو کر دینا)  
اسکو ہڈ ہو تو لکھا ہے مضمون اس میں کیا  
(کنورس کا اُس کاغذ کو کر دینا)

کنورس

اس میں تو لکھا ہے اسی لڑکی کا حال سب  
پڑتا ہوں اسے بہن میں اسے سن پڑا اب  
(کنورس کا اُس کاغذ کو پڑنا)



# غزل - دُهن کماج - تال چاچہ

مرثیہ - غضب کا سین یہ تو ہے ماہ پارہ -

سکون ریش

اُسے فانیانہ سبب دوں گی من نہ  
ہوا جوگی جو راج سب اپنا بیج کہ  
پرسی شیکا نامی بین اس کی ماور  
کہ رکستی سنن مثل بد یون کے یہ پر  
(سب کا عُن شکستہ لاد بیکر متعجب ہونا)

جو انسان پا لینگا یہ میری و خضر  
یہ بیوا ہستی کے سے لطف سے پیدا  
سجدہ نسل انسان اسے ہوڑی اُن  
گدزتا پرستان میں اسکا تو شکل

# غزل - دُهن زلہ پیلو - تال دا درا

مرثیہ - ہجیر میں نالہ سبگیر ہے اللہ اللہ -

سب

نادم اس سے سکنانی سے دیکھو تو سہی  
میں سے آئیے کو حیرانی سے دیکھو تو سہی  
جن سے سنبھل کو پریشانی سے دیکھو تو سہی  
چہرہ کس درجہ یہ نورانی سے دیکھو تو سہی  
(سب کا ستیگر ہونا)

عُن میں لڑکی یہ لانا لی سے دیکھو تو سہی  
صاف و شفاف بدن پایا ہے اس نے ایسا  
بال اس لڑکی کے ہن سر پہ وہ گہر گر والے  
خال یا خرم سے ہن اور شمس نور سے عارض

(پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گراپا جانا)

# دوسرا ایکٹ - پہلا سین

شخص - ہر وہ نمبر ۱۲۱



شکستہ گہرائی ہوئی نظر آنا سیلین گوتی کو نام

ٹھمری - دُہن زلہ جہنوی - تال کھروا

طرز - "لا دے لا دے سنرا بارہو۔"

گوتی

کیون یاد کیا مجھے کدے۔ کدے  
کون پڑاؤ کدہ بباری اب۔ کیون

کدے بیٹی شکستہ پیاری اب  
فکر ہوئی سہو کیا سچے پیدا

غزل - دُہن کلیان - تال دادرا

طرز - "ساقیا جام من دے بادہ امری مجھے۔"

شکستہ

جس گہرائی سے قالب بن مریم ان سے مان  
چرفضا ایک نظر آیا گلستان اے مان  
مثل بلبل ہوئی جہر تہی من قربان اے مان  
گو پاؤں کامرے پورا ہوا ارمان اے مان  
بنا پرا سکا نظر آیا نہ آسان اے مان  
پایا بس سچ پرانے تین تالان اے مان  
مین کبھی رہتی ہوں گریبان کبھی خندان اے مان

مین نے دیکھا ہے وہ اک خواب پریشان مان  
بجبر سو ہو گئی رات کو مین کو کھٹے پر  
اسمین دہلائی دیا اک گل رنگین ایسا  
شوق سے مین نے اُسے توڑ لیا اور خوش تھی  
پر گرا وحش مین وہ ہاتھ سے پیر جھٹ کر  
کھل گئی آنکھ تو غائب تھا وہ سارا گلشن  
مجھ کو تعبیر تباہ اس کی کہ تا ہو تسکین

غزل - دُہن امین کلیان - تال چا چر

طرز - "یہ لڑکی تو ہے کوئی آنت کی اری۔"

گوتی

سب جلد اب ہوگی شادی تمہاری  
کہو ان سے فوراً حقیقت یہ ساری  
نہیں اب تمہارے نے طبیعت ہماری

یہ خواب اجاڑ دیکھا ہے میری پیاری  
تم اسے لڑکیو کنزربانی کو بھیجو  
خبر پہلو ہرنی کے بچوں کی جا کر



نہ اندک غزل - کہن کماج - تال چاچہ

طز - غضب کا سین یہ تو ہے اہ پارا -

غزل - دین تر کہ سکندر

طز - یہ چرخ بنگلن گرد و غبار سے نہ ہوا -

سکندر

وہ خواب شادی کا تیری نشان ہے بیٹی  
کہ حبیب عالی ترا خاندان ہے بیٹی  
سپر و ترے یہ باغ و مکان ہے بیٹی  
یہ شک میرا قیاس و گمان ہے بیٹی  
ترے شہر کا یہ استخوان ہے بیٹی  
وہ لاک و شہر ہر دو جہان ہے بیٹی

شکنتا تو ہوئی اب جوان ہے بیٹی  
کرو گنا شادی تیری اسے ہی گہرا لے میں  
اسی سے جاتا ہوں میں آج سو م تر تر کہ  
ہفتہ بیچیا پر و ہون کا ہو گات حق میں ترے  
جو آئے یان کلائی مہمان تو جاکے وہ گہر و  
خدا کے فضل سے یاروں ہون ہرگز تو

دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

سعد کا جنگل - پردہ انہیب (۱۹)

(راجہ و شہنشاہ کا رتہ پر سوار آنا)

انگریزی وزن - دس کلیان - تال داورا

طز - ابا باختر ملک چک چک چک -

دشمنیت



ہرن سے گات پر ہڑ ہڑ ہڑ  
 گام روک مادہ پور تہ سے جابین ہم اوتہرن  
 دشنیت راجہ اوتہ دین نے روک لی گام  
 مادہ پور  
 ہرن گابین ہی بھیجے بھیجے آپکے مگر ہرن



دشنیت کا تیروکان ہاتھ میں لئے ہوئے آنا شکار

ہرن سے مادہ پور نہان کے آنا

انگریزی وزن - دھن جنوٹی - تال وادرا

طرز - ہنگ تگ سے کان ادھر پڑا ہوا تیر -

دشنیت - بے مثل یہ کان لاثانی اسپر تیر -

بے مثل

اس آہو کو آن میں ہم کرتے ہیں سنجہر -

مادہ پور - تیر ہرن یہ باگ کیا پار کیا میدان

بے مثل

دشنیت - فورا اُسکے بھیجے جالاگیر کے ناما اسکان -



مادہ ہو۔ پیرا یا یہ آنا مادہ پیرا او ہو ہو

دُشْنیت۔ اچھو ق پاپا سے اب مادون میں اسکو۔۔۔ بے مثل

(دُشْنیت کا ہرن پرشت جانا مادہ جیلون کا یکا یک

جاڑی میں سے کل کرانغ آنا)

پد۔ دُہن برہنس۔ تال چاچر

طرز۔ "تاتہ کیت جگ کو بند چہرا ہو۔۔۔"

سارنگ و ساروت

ساراجیت اس ہرن کو ستاؤ۔۔۔ دل نہ ہم ساوہو دن کا دکھاؤ۔۔۔ ہمارا راجہ

آنکھیں ہیں اس کی کیا پیاری پیاری

اس پر نظر مت جاؤ

پالا ہوا ہے یہ تو ہمارا۔۔۔ اس کا نہ خون تم بہاؤ۔۔۔ ہمارا راجہ

تھری۔ دُہن جہوٹی۔ تال دا درا

طرز۔ "کون سے وہ جوان۔۔۔"

دُشْنیت

بخش دی اسکی جان، بخش دی اسکی جان

لی آپ کی بات مان۔۔۔ بخش دی

ہم اس ہرن کو صحرائی۔۔۔ سمجھے

تھا پالتو کا نہ وہیان۔۔۔ بخش دی

مارین گے اب ہم اس کو نہ ہرگز

رکتے ہیں تیر و کلن۔۔۔ بخش دی

پد۔ دُہن جو گیا ساوری۔ تال چاچر

طرز۔ "اے رے کیون نہ میں مر کو ٹکون۔۔۔"

سارنگ و ساروت

آپ کا ہے سرا ہم یہ سار

آپ ہیں راجہ ہم سب رعایا۔۔۔ آپ کا

یان سے استہل گرو کا ہمارے

وہ ندی مالتی کے کنارے

بانع ہی وہان اک گایا

آپ ہیں راجہ ہم سب رعایا۔۔۔ آپ کا

کنویش ہیں گرو جو ہمارے

سوم تیرتہ کو گودہ سد بار سے



آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔ آپ کا  
 خوب کرتی ہے مہمان داری  
 آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔ آپ کا  
 لائین پو جا کا ہم جا کے سامان  
 آپ ہین راجہ ہم سب رعایا۔ آپ کا

اُن کی حاضر سے پر ساری مایا  
 اُن کی بیٹی شکنتلا پیار سی  
 سے گردنے اُسے یہ سکھایا  
 چلے ہون سٹھ میں اب آپ مہمان  
 جانے گا نہ ہم کو پرا یا

نہری - دھن زلہ - تال قوالی

گرز - من پیر لو کر کے بیان -

دشنیت

جوانا بناتے ہو مہمان - ہمپر  
 تم پو جا کا لے آؤ سامان - ہمپر  
 (دشنیت کا جانا)

ہمپر تمہارا ہے احسان  
 ہم جاتے ہین اب استل کی طرف

پد - دھن جھوٹی - تال کسروا

طرز - اگر دسا نچا سیو آرام دو جا کوئی نہیں ہے -

سارنگ و ساروت

ہو گا کا ہو سے ناہین تو راست ہرن - راجپوت  
 توری راج دہائی پیرے بن بن رے - ہو گا  
 (دولن کا جانا)

راجپوت دشنیت تو ہے دھن دھن رے  
 جگ توریے ہاتھ ہو پر توی ہاتھ ہو

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

معبد کا باغ - پردہ کا نمبر (۵)



(دُشنیت کا بانع کی سیر کرتے ہوئے آنا۔)

## غزل - دُہن پرچ - تال دادرا

طرز - "آنا نظر زمین پہ ہے رخ آفتاب کا۔"

دُشنیت

کس سان سے کہلا ہے یہ گلزار اندون  
گلزار سر پہ رکھ ہوئے ہے کلاہ سُرخ  
نرگس و کمانی دیتی ہے مشرق کی سی آنکھ  
ہیں بلبون کی نغمہ سرائی سے مست گل  
اس بانع کی بہار ہی اب دیکھوں چند روز  
گل کے سوا بیان نہیں اک خار اندون  
گنبد سے لپٹی بانڈ ہے ہن و ستار اندون  
سُنبیل بنا ہے کا گل خمدار ان دنوں  
آراستہ ہے لائے گا زر باران دنوں  
جاؤں نہ بیان سے میں کہیں نہ نثار اندون  
(اندو سے شکستہ کی آواز کا آنا دُشنیت کا گہرا نا)

## ٹھمری - دُہن کھارچ - تال تکتال

طرز - "باہن چرک چرک مجھے کیوں تو سناوے۔"

شکستہ (غائبانہ)

آؤ گسبان لپک لپک چلو پانی ہر لائین - ہر آئین  
بیلا چنبیلی چوہی کیشکی سب میں لگے جکائین - گسبان  
ٹھمری - دُہن کلیان - تال قوالی

طرز - "یا لنگر دا چنر سکھوا۔"

دُشنیت

سمت دکن سے بانع کے اس دم عورتوں کی صدا آتی ہے - سمت دکن  
ہم ذرا چپکے پیر کے چھپے رکھیں نظر اسی سمت کو  
پٹر کی جواسے دل آنکھ ہماری دیکھیں تو کیا یہ دکھاتی ہے - سمت دکن

(دُشنیت کا درخت کے چھپے جہاں شکستہ کا۔)

اپنی سیلیوں کے خالی لگے ٹھمرے ہوئے آنا۔



سُحری - دُورن کھارج - تال یتالہ

طرز - «بائیں چرک چرک مجھے کیوں تو سناوے» -

شکستلا

سُکیان

سُکیان

آؤ گیان لپک لپک چلو پانی بہ لائیں ہر آئین

بیل چنبیلی جو ہی کشکی سب میں گھرے جکنا میں

پھر سب سکھیاں چُن چُن چُن سکھیاں ہر بہ لائیں دلیان

ہار نہا میں گھرے گند بائیں بائیں میں رنگ رچا میں

یش مقف

و شیت - انا یہ تو زاپردن کی لکھیاں درختوں کے سینچے کو آئی ہیں سہان اللہ ان صورتوں

کی پاک صورتیں خدا نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہیں اب میں بیان پوشیدہ ہو جاؤں

تاکہ اون کی ادائیں دیکھ پاؤں -

(شکستلا کا سر سیلیوں کے پانی لانا اور درختوں

کے تالوں میں گھرے جکنا)

انسویا - سے سکی شکستلا تپا کنو کو پڑے تجھے ہی ادھک پارے ہون گے نہیں

تو تجھ سکار کو ان کے سینچے کی آگیاں دیجاتے تیرے چنبیلی سے رنگ

پہنچے بالائے -

شکستلا - اسی آنسو بانہ صرف باپ کی دی یہ خدمت سے بھکو تو خود ہی ان درختوں سے

دلی محبت ہے -

(پیرون کو پانی دینا)

و شیت - (سچر ہو کر خود بخود کنو کی بیٹی شکستلا ہی سے آہ وہ مرد عجیب گدول

ہو گا حسیں نے ایسی ناز میں کو یہ سخت خدمت

سوچی سے اس جت کے سن کو دیکھ کر خدا یا د آتا ہے



دل چاہ عشق میں ڈوبا جاتا ہے خیر ہو سو ہوا اب تو حضرت دل ذرا شکنتلا کی  
ادا میں دیکھو۔

شکنتلا - پر ہمید میں سنجے ایک انوکھی بات کہتی ہوں۔

پر ہمید - کیا انوکھی بات ہے سکی؟

شکنتلا - دیکھ یہ چنبلی ابھی اسکے ہونے کی فصل نہیں تو بھی کیوں سے لہری ہے۔  
(دونوں سہیلوں کا پاس جانا)

پر ہمید - سچی کہ۔

شکنتلا - میں کیا سچ کہوں تو ہی دیکھ لے۔

پر ہمید - (بڑے شوق سے دیکھ کر) شکنتلا اس سگن کے سرو سے ہر مین کے دیتی ہوں  
کہ سنجے اچھا بر لگیا اور وہ توڑ سے ہی دونوں میں پیرا ہاتھ لگے گا۔

شکنتلا - (ترش رو ہو کر) خیر سے آج سنجے کیا ہو گیا۔

پر ہمید - سکی میں نے یہ بات ہنسی سے نہیں کہی تھا کہ تو کے کہہ سے ہی کچھ ایسی ہی  
سنی سے اور اسی سے پیرا سینچنا اس چنبلی کو سہل ہوا ہے۔

انسویا - ہاں ہاں ری شکنتلا اسی سے تین نے اس چنبلی کو بڑے جاؤ سے  
سینچا ہے۔

شکنتلا - یہ چنبلی تو تپا کنو کی لگائی ہے پیری بہن ہوئی اسے میں کیوں نہ سینچتی۔

(پانی کا گڑا جگنا) اب میں اسکی کلیان چنتی ہوں تم دونوں اور اور پیڑوں  
سے چن لاؤ پھر بار گجرے بناؤ۔

(شکنتلا کا مہر اپنی سہیلوں کے کلیان خنا دشتیت کا

دھڑکے پیچھے سے ظاہر ہو کر شکنتلا کی آتش میں چننا)

ٹھہری - دھن چلو - تال دا درا

طرز - "ہو جی میں لوٹ کیوں جاتی۔"

دشتیت



چونکہ کلیان سبھی ابیلی  
بیلے کی کلیان چن لائیں سکلیان

سبھی ابیلی سبھی ابیلی -- چونکہ  
چلتی سے پیاری چنبیلی -- چونکہ  
رکنول کے پہل پر سے ایک ہونے کا اُدھر شکستہ کے  
سر پر گونجا ہوا انا شکستہ کا گہرا نام

ٹھہری - دہن پہلو - تال قوالی

طرز - سوچ گھر گئے گئے -

شکستہ  
سگر سوچ نہ سر پر سے ہونے - گہرائی

گہرائی میری جان سے  
پہل کنول کا منہ کو تیرے  
اس سے ہی بھرا ہے پیاری

جاتا یہ جوان سے  
ہوتا میں قربان ہے - گہرائی

کون بچانے والے ہیں ہم  
راجہ و شیت آکے بچاؤ سے

پر کسی کی نادران سے  
جوان کا سلطان ہے - گہرائی  
شکستہ کا ہونے کو جھکے جھکے بڑا ہونا و شیت  
سکا ظاہر ہے کہ ہونے کو ادا نام

ٹھہری - دہن چنبولی - تال داورا

طرز - ندیا اپنے بارانی گلیاں

و شیت

اُدھر سے ہونے نہ کو اب جان تو  
خوف نہیں کچھ میرا ہے کیا  
نہ کو اب جان تو نہ کو اب جان تو - اُدھر جا  
اسکو ترسے کیوں جیران تو - اُدھر جا



(شکستہ کا شرم سے منہ چپا نا اوسکی سبیلوں کا  
دشمنیت کو اپنا مہمان بنانا)

غزل - دُہن زلہ - تال داورا

طرز - « مہمان کو اٹھاتے ہیں بہاؤ میں کہیں گھر سے »

انسویا و پریمیدا

دل پر یہ ہوا نقش ہے احسان ہمارے بیوہ سے سے خطا ہوتے تھے اوسان ہمارے

دشمنیت

پروانہ سدا رہتا ہے بس شمع کے ہی گرد تقصیر نہ کچھ بیوہ سے کی تھی جان ہمارے

انسویا و پریمیدا

تشریف بیان لائے تھے کیوں کون ہو صاحب کام آئے بہت آپ تو اس آن ہمارے

دشمنیت

آنے کا سبب یان کے کہیں کیا ہیں شکاری سے نظرون میں ہر گلشن و میدان ہمارے

انسویا و پریمیدا

گو ہم ہیں گدا آپ مہاراجہ ہو دشمنیت پر آج تو ہیں ہو جئے مہمان ہمارے

دشمنیت

علوم کیا راجہ عین کیسے کہو تم کس طرح لیا نام کو پہچان ہمارے

انسویا و پریمیدا

دیکھا جو انگوٹھی کے نگینے پہ گدا نام جانا کہ تمہیں راجہ ہو ذی شان ہمارے

نثر - مقفی

دشمنیت - (انسویا اور پریمیدا سے) کیوں جی ہم تمہاری سکھی سے کچھ حال

در یافت کیا جاتے ہیں

انسویا - یہ آپ کی انگڑہ ہے -

دشمنیت - بہلا کنورش تو برہم چاری ہیں پر یہ تمہاری سکھی اون کی بیٹی



کیون کر ہوئی۔

انسویا۔ مہاراج سُنو کٹک کے بنش مین ایک بڑا پرتاپی راجرش ہے۔  
 وشنیت۔ بان بنے جان لیا تم سہو امتر کا نام لوگی بنے ہی سنے مین۔  
 انسویا۔ اُسی سے ہماری اس سکھی کی اپت ہے اور کنو اسکے تپا ایسے کھاتے ہین کہ  
 جب اس کا نال ہی بنین کٹا تپا اب ان کو بن مین پڑی ملی ستی اور اُنہین نے

ہالی پوسی ہے۔

وشنیت۔ کیا خوب اُپڑی ملی تھی یہ سُنکر مجھے بڑا تعجب ہوا تم اس کی اصلیت  
 صاف بیان کرو۔

انسویا۔ اچھا سُنو مین کہتی ہوں جب اُس راجرش نے اُگرت کیا تپا دیوتاؤں نے  
 شککا ان اُسکا تپ ڈگانے کے نیت منیکا نام الہرا بھی۔  
 وشنیت۔ سچ ہے دیوتا ایسے ہی ہین اور دن کی عبادت سے ڈر جاتے ہین

بھلا ہر کیا ہوا؟

انسویا۔ نیت رت مین منیکا کی موہنی چرب نہ کتھ ہی۔

(اتاکلکثر ماگنی)

وشنیت۔ بس ہم سمجھ گئے کہ شکنتلا چتری کی بیٹی ہے جو پری سے  
 پیدا ہوئی۔

انسویا۔ بان۔

وشنیت۔ (خود بخود) اب خدا نے چا ا تو میرا مطلب حاصل ہوا (علامہ)  
 کیون نہ ہو ہی وجہ ہے کہ ہماری سکھی ایسی شکیل ہے ورنہ آدم زاد مین یہ  
 حسن کہاں۔ (شکنتلا کا شرم سے گردن جھکا کر بیٹھ جانا۔)

پرمییدا۔ (منیکا پہلے شکنتلا کی طرف ہر وشنیت کی جانب دیکھ کر کیا آپ کے من مین کچھ  
 اور کہنے کی ہے۔)

(شکنتلا کا اُنکھل کے اشارے سے رخ کرنا۔)



دشمنیت۔ ان ابھی میری آرزو ہے کہ میں اس عجیب کیفیت کو سنوں۔  
 پر پیدا۔ ہمارا جاب جو کچھ کہو سو بہت سمجھ دے کہ وہ نہ پتہ دے لوگوں پر کسی کا پس نہیں  
 ہوتا ہے۔

دشمنیت۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ تمہاری سبھی شادی ہی کر لی یا اسی طرح ہمیشہ اپنی سی  
 آنکھوں والی ہریٹون کے ساتھ کیلا کر لی۔  
 پر پیدا۔ سے ہمارا جاب ہماری سبھی پر ہے اور اس کے بڑوں کا یہ شکلا ہے کہ اسی کے  
 سہلن برٹے تو دین۔

دشمنیت۔ اس کے سامان پر لٹا تو بہت مشکل ہے (خود بخود ارے دل اب اس کے لئے  
 کی تمنا کر رہا تھا کہ رفع ہو گیا ہے تو آگ کا شعلہ سمجھا تا وہ تو ایک جواہرین  
 ہار تیرے گئے واسطے کے لایا تھا۔

انسویا۔ (اڑتلی ٹکٹا ہے) کہرا چیتا آج چاکو گھر ہوتے۔  
 شکنتلا۔ تو کیا ہوتا؟

انسویا۔ اس پہنے کا اور ایک بات کرتے۔

شکنتلا۔ (برہم ہو کر) چل پرے ہٹا تیرے دل میں کچھ اور ہی ہے جو میں نہیں سنا جاتی  
 انسویا۔ (سنہک) من بابائے مند یا لائے۔

شکنتلا۔ (آزاد ہو کر) کیوں رہی انسویا تو مجھے بیان نہیں دے گی میں جا کر بواگوستی سے  
 کہوں گی کہ انسویا بچے پیڑتی ہے۔

شیپوسی۔ (غائبانہ) زاہد و مجید کے جانوروں کی حفاظت کرو راجہ دشمنیت شکار کہیلتا ہوا  
 قریب آہو سچا دیکھو ہمارے کپڑے جو درختوں پر سوکر رہے ہیں گھوڑوں  
 کے مسکون کی درہول سے گروا باد ہو گئے اور ایک ست ہاتھی درختوں کی  
 شاخیں سوڑے سے توڑتا ہوں کو پانوں سے روندنا چلا آتا ہے ہاتھی کے  
 خوف سے ہریٹون کے پرے تر تیر ہو گئے ہائے یہ ہاتھی تمام باغ  
 پر پاؤں کے ڈالتا ہے



(تینوں کا بے شک ہونا گ و فٹ زدہ ہونا)

دشمنیت - (دو خود) غضب ہوا انکر مجھے ڈر ہو نہ پتے ڈر ہو نہ پتے یہاں تک آپو بچا اور جنگل

میں فتنہ بیدار کیا اب تو بچے انکے پاس جانا ضرور ہوا۔  
پر مہمیدار۔ سے ماما اب تو بچو اس ماما سے ہستی سے ڈر لگتا ہے آگیاں دو تو اپنی کٹی کو

جائیں۔  
انسویا۔ سکی شکستہ تیرے لئے ماما گوتی اگلائی ہوگی آگیاں چلی آجیں سے سب  
ایک سنگ ہمیشہ کٹل سے کٹی میں ہو چکن۔

شکستہ۔ (آہ سرد ہر کر) سکیو میری پسلی میں درد اٹھا ہے مجھے چلا نہیں جاتا۔  
دشمنیت۔ ناز مینوں در دست تم بلاؤ سرا اس چلی جاؤ میں تمہارے نشین میں کچھ خلل  
نہ ہونے دوں گا۔

انسویا۔ سے ماما جیسا تم سر کیے پر شون کا شکر ہونا چاہئے سو ہم سے نہیں بنا سے اس  
لئے یہ کہتے لجاتے ہیں کہ ہر ہی دشمن دنیا۔

دشمنیت۔ یہ تم کیا کہتی ہو ہم تمہارے دیدار ہی سے مشکور ہوا فتنہ ہوئے۔  
شکستہ۔ اری سکیو ایک تو میرے پاؤں میں کاٹا چھبے دوسرے کرے کی شاخ  
سے میرا انچل الجھ گیا ذرا سیر تو میں سلجھا لوں۔

دشمنیت کی طرف دیکھتی اور ہٹیر ہٹیر قدم اٹھاتی ہوئی  
شکستہ کا سہیلوں کے پیچھے بچھ جانا۔

غزل - دہن جھوٹی - تال پشتو

مرد۔ "کئی ایک بیک جو ہوا لٹ نہیں دل کو برے قرار ہے۔"

دشمنیت

سنجے جیسے دیکھا شکستہ اسجد اس سجا نہیں  
ہیں جان میں لاکھوں ہی غم وہ نہیں اس میں جت گنگو  
وہی عارضہ مجھ ہو گیا کہ جان میں مکی دوا نہیں  
گرا لیا جیسی حسین سے تو گرین دیکھا اور سنا نہیں



مری زندگی ہے وہاں جان بیکر دل میں رحم و راز نہیں  
 رہا دل کا دل ہی میں مدعا مرا اُس پر راز کھلا نہیں  
 دل مضطرب نہیں مانا مری اس میں کوئی خطا نہیں  
 (دشنت کا جانا)

مجھے کر کے خستہ و نیم جان چلی اُنکے پہلو تو کہاں  
 ابھی حال دل ہی نہ تھا کہ وہ شروع پہلو اُٹھ گیا  
 ترسے کو چے میں ہوں جو آپڑا نہو مجھے آکر سناں خفا

## دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

### خیمہ گاہ - پردہ نمبر (۱۰)

(اڈھب کا دم ہرتے اور پریشانی ظاہر کرتے نظر آنا)

نثر - مقفل

ماڈھب - اس شکری راہ کی رفاقت سے ہم تو بہت ہی تنگ ہو گئے شکار کے پیچھے  
 دوڑتے دوڑتے ہاتھ پاؤں ایسے شل ہوئے ہیں کہ گویا اپنا گھر گئے خیر یہ دیکھ  
 تو تمہاری اُس پر تازہ مصیبت ایک اور پیش آئی یعنی شکنتلا نام دختر زاہد پر دشنت  
 کی نظر پڑی ہے اور اُس سے طبیعت لڑی ہے اب گھر ٹوٹا گیا، آبادہ آیا راہب اب  
 میں اپنا جسم بیکار بنا کے بین گھر ہو جاؤں کسی جیلے سے آرام تو پاؤں -  
 (دشنت کا آنا)

دشنت - آہ شکنتلا کا ملنا تو دشوار، اور دل نہایت بھیرا،  
 کیا کروں کس سے کہوں -

ماڈھب - دوست میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہوں میں تمکو زبان ہی سے دعا  
 دیا ہوں کہ تمہارا بھلا ہو -  
 دشنت - کہنے مہربان آپ کا بدن کیسے رہ گیا -



ماڈمہب۔ چہ خوش اپنی انگلی آنکھ میں کو سچ کر آپ ہی پو پختہ ہو کہ آنسو  
کیوں ہے۔

دشمنیت۔ یہ تے کیا کہا ہم سمجھ نہیں۔  
ماڈمہب۔ کیوں جی! بھلا نکو یہ کب زیادہ ہے کہ امور سلطنت سے غافل ہو کر سیر و شکار  
میں رہو ہر روز ہر نون اور کتون کے پیچھے دوڑتے دوڑتے میرا تو بدن رہ  
گیا اب رحم کر کے دو ایک دن سنانے دو۔  
دشمنیت۔ سیر ہی دل میں ہے کہ تیری بات مانوں۔

ماڈمہب۔ تمہارا بھلا ہو۔  
دشمنیت۔ ماڈمہب! اس دنیا میں جو بہترین شلع قابل دید ہے وہ تیری نظر سے  
ہیں گزری۔

ماڈمہب۔ صبح۔ اس واسطے کہ مجھے ہر روز حضور کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔  
دشمنیت۔ دوست میں بہر گناہوں کہ تو نے شکستہ کر نہیں دیکھا جو اس مقام کی  
زینت ہے۔

ماڈمہب۔ کیا خوب آپ راہیوں کو چہرہ کر ایک دہائی عورت پر فریفتہ ہوئے۔  
دشمنیت۔ دوست بہت کہنا تو مفصل ہے لیکن خالق نے حسن و خوبی کے تمام  
صفات اسکی ذات میں جمع کر کے ہیں خدا جانے یہ معدن حسن واد کس  
لمبہ اقبال کو نصیب ہو۔

ماڈمہب۔ تو آپ طلبہ اس سے شادی کر لیں ورنہ یہ معدن حسن واد کسی کُندہ ناتریش  
جوگی کے ہاتھ لگ جائیگا۔

دشمنیت۔ یار وہ بے اختیار ہے اور اس کا باپ گھر پر موجود نہیں۔

ماڈمہب۔ بھلا نکو وہ کیا چاہتی ہے؟

دشمنیت۔ سُنو جو کہن کی لڑکیاں شریل ہوتی ہیں تو ہی جب میں اس کے مقابل  
ہوا تو اُسے کہن آنکھوں سے میری طرف بار بار دیکھا اور کسی کسی جیلے سے



بتیم ہی کیا مگر شرم کے مارے نہ تو محبت کو ظاہر ہی کر سکی نہ پوشیدہ۔

ماڈھب - چہ خوش اور کیا دیکھتے ہی وہ تہاری گود میں آ بیٹتی۔

دشمنیت - جب وہ مجھے جہا ہونے لگی تو پانوں میں کٹاٹا لگنے کا بہانا کر کے کٹری ہو رہی  
بعد کا اخیل اُچھنے کے بہانے مجھے ہر ہر کر دیکھا۔

ماڈھب - خوب۔ آئے تو ہرن کے شکار کو اور ہو گئے خود شکار دوست اسی واسطے  
تکو جو گیون کا جنگل شہر سے زیادہ پسند ہے۔

دشمنیت - یا کسی کسی جوگی نے مجھے پہچان ہی لیا ہے اب کس جیلے سے وہاں جاؤ۔  
ماڈھب - راجہ کو اس سے زیادہ اور کیا حلیہ چاہئے کہ زاہدوں سے نکلے کی پیداوار کا چٹون  
حصہ طلب کریں۔

دشمنیت - جانا معقول کچھ اور حلیہ تاج میں سے ناموری لئے اسے برفوفت زاہدوں کی  
حفاظت کے لئے اگر میں جو اہر کا خزانہ اٹھاؤالون تو زیبا ہے۔

(چویدار کا آنا)

چویدار - سوامی کی جہیز واپس چوسی دوا پر آئے ہیں۔

دشمنیت - ان کو ابھی سائے لاؤ۔

چویدار - ابھی لانا ہوں۔ (چویدار کا باہر جانا اور پتھون کو ساتھ لیکر آنا)

پتھوسی - ہمارا راج کی جے ہو ہمارے گرو کنوریش بیان نہیں ہیں اور راجس آکر ہمارے پوجا پاٹ

میں دگن ڈالے تھیں اس لئے آپ کچھ دن اس آشرم کی رکشا کریں۔

دشمنیت - مسکرا کر یہ تو میرے اوپر بڑی عنایت کی آپ چلے میں ہی آیا۔

پتھوسی - سدا ہے رہے۔ (خوش ہو کر جانا)

ماڈھب - تو اب تو حضرت کی خوب ہی بن رہی۔

دشمنیت - کیا تجھے ہی شک نہ لگے دیکھنے کی آرزو ہے؟

ماڈھب - چلے تو ہنی مگر اب راجسوں کا نام شکر ڈر لگتا ہے۔

دشمنیت - کچھ خوف نہیں تو ہمارے پاس رہنا۔



ماڈمہب - سچے راجہوں سے بچانے کی آپ کو کہاں فرصت ہوگی۔  
(چوہدر کا آنا)

چوہدر - ہمارا ج آپ کی ماما کا بیجا ہوا کر رہا ہے دوست نگر سے آیا ہے۔  
وشنیت - اچھا اوسکو آنے دو۔

چوہدر - جو آگیاں (باہر جا یا ادا کر کے کوٹ لانا) ہمارا ج ادھر ہیں سنبھل جا۔  
کر رہا ہے۔ (مسلماں بھلا کر) سوامی کی جے ہوتا ہے یہ آگیاں کی ہے کہ آپ کی آرمل  
بڑھانے کی غرضت آج سے چوتھے دن آپ کی برس گانٹھ کا اتسو ہوگا  
اُس سے آپ کا آنا بھی اوشی ہے۔

وشنیت - (ستھک کر) اور تو زائد دن کا کام دیش اور ادھر بزرگوں کا ارشاد کیا کروں  
اور کیا نہ کروں۔

ماڈمہب - (ہنکر) اب تو آپ ترشک نہ کیسین رہیں  
وشنیت - اے رفیق سچتے ہیں تو ہماری والدہ بیٹا کے بول ہیں بس تو ہی شہر کو جا  
اور کہنا کہ اون کو زائد دن کا کام کرنا بہت ضرور ہے۔

ماڈمہب - بھلا یہ تو کتنے کریں اب راجہ کا چوٹا بھائی ہوں یا نہیں۔  
وشنیت - ہاں ہاں اسی واسطے فوج ہی ترے ساتھ چاہئے ان سب کو لے جا بیان فوج  
کے رہنے کو جگہ بھی نہیں ہے۔

ماڈمہب - تب تو میں راجہ ہی ہو گیا۔  
وشنیت - اچھا اب ہم زائد دن کے کام کو جاتے ہیں ہمارا پیام بخونی پہنچانا۔  
(سب کا جانا)

دوسرا ایکٹ - پانچواں سین



# معبد کا باغ - پر دو لکھنیا (۵)

(شکنتلا کا اپنے پر دو لکھنیا کے ساتھ)

(پیشوا آغا)



مخمیری - دھن زلہ - تال پنجا بی شیسک

کرنہ - " لکھنیاں ہمارے کرک گیارہ سے .. "

شکنتلا - گہرائی سے اسے سکیو میری اسٹیم تن میں جان!

انسویا - کیوں حال ہوا یہ تیرا،

پریمیدا - کس بیماری کے گہیرا،

شکنتلا - شراتی ہوں منہ سے میں کتے حال دل اس آن - گہرائی ہے

(دشنت کا آنا میرا بین ٹھنے کے ٹھہر پٹیدہ ہو جانا)



انسویا - شرم سے ہم سے کیا

پر مکیدا - حال سنا دل کو

شکستلا - بچے کا نہیں جانا

انسویا - کیا عشق ہوا ہے پیا

پر مکیدا - ہے راجہ پر کیا شیدا

شکستلا - ان اُس سے ہی لئے کامیرے دل کو ہے دامن

انسویا - اُس کو ہی الفت ہے

پر مکیدا - تیری محبت ہے

شکستلا - اے میرے غیب کیان

انسویا - تو انامت گہرا

پر مکیدا - ہم دینگے اُس سے یلوار

شکستلا - تو فوراً اوس سے ملنے کا تم کرو کچھ سامن

گہرائی ہے

(روشنیت کا شکستلا کے اس آٹا نا)

غزل - دُہن جینوئی - تال پشتو

طرز - جلن پر شمع ہوتی ہے دان پر طائر آتا ہے

روشنیت

منم تو سے خدا مجھ پر خدا کی شان کے صدقے

تری اس جاہ کے صدقے ترے اردن کے صدقے

انسویا

بچائی آنکر جان نئے اس احسان کے صدقے

تندرست ہر من جانی ہی ہے میرے ہدم

پر مکیدا

یو دہر سے تم میں ہم تہدی جان کے صدقے

ہر کچھ بچن کو بلو امین جا کر دودھ ہم دونوں

غزل - دُہن بیوپالی - تال دا درا

طنز - گر گیا ہوتی میں تیرا تیرا تیرا تیرا



شکنتا

ہمدرد چوڑ نہ جاؤ مجھے اس جانتہا  
ایک تم میں سے رہے ہر خدا پاس مرے  
غیر کے پاس سے بجا مر رہا تنہا  
تاند و ہڑ کے مراد حشت سے کلبا تنہا  
کون سی ہر سے یوں چوڑ کے جانا تنہا

انسویا

کیا سمجھ تیری مبارک ہے یہ اشار اللہ  
پاس رہے جنم وہ بہلا کیا تنہا

پر مکیدا

کرتی تاقی ہی ہے اندیشہ تنہائی تو  
چوڑ جائیگی اسی شکو نہ را جانتہا

(دونوں سیلیوں کا جانا و شنت کا شکنتا  
سکوٹانا)

ہولی - دُہن کافی - تال چا ہر

طرز - "پالک کے دن چار -"

وشنت

مری جان، سکیوں کو جانے دے تنہا میں تو  
تو صدقے مجھ پر ہے جی سے دیر  
حاضر ہوں میں ہر ایام - - مری جان  
میں جان سے بھرتا رہا - - مری جان  
کرے ہول کھو پار - - مری جان

(وشنت کا شکنتا کو شگلے گا اُسکا گہرا نا)

ٹھمری - دہن جینوٹی - تال چسا چر

طرز - "سیان نے سو کو گروا لگا ہے پورے -"

شکنتا

راجہ جی کجک تاق ستاؤ نہ تم  
اے راجہ میں ہوں زابد کی بیٹی  
اکیلی جان کے کجک تاق ستاؤ نہ تم - - راجہ جی  
مجھے بیوائی سکھاؤ نہ تم - - اکیلی  
اجی ہارتہ اپنا بڑاؤ نہ تم - - اکیلی



گلے سے مجھے بس گھاؤ نہ تم۔۔ اکیل  
 مجھے ہمدون سے چڑاؤ نہ تم۔۔ اکیل  
 (شکنتلا کا علیحدہ جا کر چپ جاناد و شہیت کا بچہ نام)

ہوں کنواری لڑکی بن تم جوان ہو  
 تنہا ہوں گی میں یان نہ ہرگز

نثر مقفی

دشنت - (خود بخود) آہ مجھے عاشق کو جوڑ کر یہ ایسی چل گئی، گویا کہی کی شانت ہی  
 بنتی، اس کا بدن تو نازک ہے مگر دل نہایت کڑا، جیسے روئی میں بولا،  
 غنی نے سچ کہا ہے۔ بیت

شکنتلا - (خود بخود) یہ سنکر مجھ جیسے کی طاقت نہیں رہی۔  
 دشنت - (خود بخود) بے پارخی کے اب بیان رہ کر کیا کر دگا (چلا پر آگے کو دیکر بولا)۔  
 آہ اب تو کہہ بیرو گنا کہ اسکی یہ پہونچی کیا یک میرے سامنے ایسی آئی گویا پاؤں  
 کی بیڑی (بڑے شوق سے اسکو اٹالیا)۔

شکنتلا - (اپنے ہاتھ کو دیکر خود بخود) آہ میں ایسی لاغر ہو گئی ہوں کہ پہونچی ہاتھ سے گرتی نہ معلوم  
 ہوئی اب میں چوں اور اسی جیلے سے اسکو ہر دکائی ہوں۔

(آہستہ آہستہ دشنت کی طرح چلی)

غزل - دہن و سبب - تال قوالی

مزد - خیال آئے دل کو شکوہ بیدا کیا کیجئے۔

شکنتلا

گری ہوئے سے پہونچی جو پائی ہو تو دیدی  
 گواہی دل یہ دیا ہے کہ اسے راجہ ملی تم کو  
 برا ہو عشق کا بس صوف کے باعث گری ہوگی  
 نردگے تو بہت سیری تمہاری ہوگی بدنامی  
 غزل - دہن و سبب - تال پشتو

بڑی اس راستے میں آتے آئی ہو تو دیدی  
 جو چیز زائدان تم نے چرائی ہو تو دیدی  
 شہادت میں ہری لاغر کلائی ہو تو دیدی  
 نہ ہو منظور اپنی جگہ ہنسائی ہو تو دیدی



طرز۔۔۔ نہ ہر آئینہ کے ثانی تراکونی نظر آیا۔۔

### دشمنیت

پرسی بیشاک یہ پوسخی راہ میں اک پہنچے پانی ہے  
تجا کر جیوٹی آفت ہر کو تم نے کر لیا شیدا  
ابھی تم ہم بھل ہو کر ہمیں دس پانچ بوسے دو  
مگر دین کیوں بہلا اب جسے تھے تو لڑائی ہے  
کہا سب وصل کو تو اسے کیا سوکھی سٹائی ہے  
اگر منظور ہو جسے اب کرنی صفائی ہے  
کھمیری۔۔۔ دہن زلہ۔۔۔ تال چا چر

طرز۔۔۔ جان اسے جان جان اسے جان جان۔۔۔

### شکستہ

سنئے اسے مہربان سنئے اسے مہربان  
بے شادی پر ہم بھل میں نہ ہوں گی  
سو آپ کو راجہ پر واسیری کیا  
میں بیٹی زرا بد کی اور آپ راجہ  
جو آپ مجھے کیا چاہیں شادی  
ہوں آپ پر میں خدا بیکار۔۔۔  
گو حسرت وصل میں جاسے جان۔۔۔ ہوں  
رکتے ہو غم و غم بہت را نیان۔۔۔ ہوں  
فرد کا مہر تاباں کہان۔۔۔ ہوں  
تو عذر مجھ کو نہیں کچھ ہی بان۔۔۔ ہوں

### دشمنیت

سن تو اسے دلربا سن تو اسے دلربا  
میں زورج ہوں تیرا تو میری زوجہ  
اسیرم بھل ہو شادی تو ہولی  
شادی سے کب مجھ کو انکار تھا۔۔۔ سن تو  
بس عقد میرا تو ہو گیا۔۔۔ شادی  
ہمیں ہی ہوئی رہی ادا۔۔۔ شادی  
(دو دن کا بنگلہ ہو کر جانا۔)

دوسرا ایکٹ - چھٹا سین

محبہ کا جنگل - ہر وہ منہ (۹)



(شکستہ کی سیلیوں کا آنا اور مبارکباد شادی گانا)

غزل - دہن بیرون - تال پشتو

طرز - "مرے دل کے ہیں دو خواہن اسے روں یا اسے ویروں۔"

سیلیان

جو کی ہر دم نے راجہ سے چہی شادی مبارک ہو  
بلا ریکان سے سنبل گل سے بیل سر و قمری  
سین جیب کنویش یہ مژدہ تو بہن دل سے بخیر خوش  
بزدگون سے نہ کچھ پوچھنا یہ آزادی مبارک ہو  
مٹے مشوق و عاشق خانہ آبادی مبارک ہو  
آئین یارب سدا جہک دامادی مبارک ہو  
(دو وزن کا مہانا)

دوسرا ایکٹ - ساتواں سین

شعر - پرودہ نمبر (۱۲)

(دشنت کا شکستہ سے رخصت ہونا شکستہ کا رونا)

ٹھمری - دہن گوری - تال پنجابی شمس

طرز - "گلری آئندے گروہاری۔"

دشنت - ہر کوسہ پار نے دے پاری  
شکستہ - ہائے نہ تم و دہن ہی رہے یان  
دشنت - ہتھ پڑے جانا ضرور سی  
شکستہ - ایسا ہی جلدی تھا جو بچھڑنا  
دشنت - جلد سچے بکوا اٹنگے ہم دان  
شکستہ - یاد مری تم پہل نہ جانا  
اشک نہ کر تو جاری -  
آن ہی کی تباری -  
کام ہے گہر بر باری -  
کوسے کو کی تھی باری -  
ہائے نہ کر اب زاری -  
در نہ مری ہے غاری -



دشمنیت - دین - تجہ اب ہم اپنی نشانی  
سے یہ انگوئی ہمارے - ہکو  
(انگوئی دنیا)

شکستہ - غیر سدا رو میں نہیں اپنا  
جاؤ ہی سے نا چاری - ہکو  
دشمنیت کا بارادہ روانگی قدم آسانا شکستہ کا اسکو اٹھانا  
دونوں کا میرتا میں آنا اور سکے کی حالت میں ایک سے سر کو کٹے ہونا  
دوسرے ایک کا اختتام پانا اور آپس میں کا گرا یا جانا

تیسرا ایکٹ - پہلا سین

سعد کا باغ - پرو کا نمبر ۱۵

(شکستہ لک سلیون کا پھول بیٹھ ہوئے نظر آنا)

غزل - دُھن کا لنگرا - مال قوال

غزل - آئے ہیں خدمت میں تیری ناچنے گانے کو ہم

انسویا و پر کھیدا

دو سیرہیں یہ پھول رسمی طور پر جا کے لئے  
لیکن آج اپنی سکی آئی تین باغ میں  
میں لیتا چاہئے کچھ اور تھوڑے پھول جلد  
اب نہیں درکار ہکو اور پو جا کے لئے  
اسکی خاطر ہی تو ہوں کچھ گور پو جا کے لئے  
آشرم کو بہر چلین فی الغور پو جا کے لئے  
(دونوں کا پھول بیٹھ میں صرف ہونا)

نثر - غیر مقفی

در باسارش - (غالبہ میں آنا ہیں)

انسویا - رکھن لگا کر سے سکی ایسا بول جان پڑتا ہے کہ اتو کوئی انتہہ آشرم میں آیا ہے -



پر مہیدا۔ کہ زمین شگفتہ لادان بنی ہے۔  
 انسویا۔ شگفتہ لادان سے تو پخت اسکا سن سکاتے ہیں چلو اتنے ہی ہیں۔  
 پر مہیدا۔ رائے دیکھو اسے اے بڑی ہوئی دریا سارن اس ہرے بیک بیک  
 بنے جاتے ہیں۔

انسویا۔ بیک چار ہرین چکر جیسے بنے تھے سالیق۔  
 (دو ہرین کا دور کر چلنا پر مہیدا کا پائون پسٹا انسویا کا  
 پائون پر مہیدا کا چپٹا ناں)

پر مہیدا۔ اے آوازی ہو کر میں نے ہو کر کی گرائی کہیں ایسا نہ کہ پو جا انگن ہو جاوے  
 (پر مہیدا کا گرے ہوئے ہول جلد ملے اٹھانا انسویا کا  
 دریا سارن کو ران شکر لانا)

غزل۔ دہن زلہ سارنگ۔ تال داورا

غزل۔ پرخ بیلون گرد و غبار۔ ست نہ چپا۔

دریا سارن

شگفتہ لادان مری کی نہ آج مہانی	غزل کہنے لگی ہے اس کی نادانی
تمام شہنشاہین سے سنرت بڑی مری	پراس قدر نہ صحت میری کچھ جانی
ہوا سے جیسے کہ و شیت راجا ہے فوا	لگی سمجھو وہ معزور آپ کو رانی
پو پوہل کے راجا گر گلاب اس کو	یہ جا بگی تو وہ سمجھ گیا اس کو بگانی
اس کی ذات سے اب نہ ملی اسکی بقیہ	کہ جسکے عشق میں ایسی ہوئی دیوانی

غزل۔ مانہ کہتے جگہ کو بہت چھوڑا۔

سوریا بیان

کردار حوش اتنی پھر دیا تم	پھر پو پو پو یہ برد ما تم۔ کرو
ہر مہاری سے بولی بولی	اس سے نہ ہو کچھ نفا تم



پہچانتی تھی تم کو نہ وہ تو سمجھو اُسے بے خطا تم۔ کرو

نخل - دُہن پھارسی جہنوی - تالی دادرا

طرزہ سزا خدا یہ دور کہ سزا۔

دور باسارش

مین نے تو بخندی اب اسکی سبغطا  
 راجہ کر گیا اب اسکو نہیں طلب  
 حب ہوگی رو برو یہ اُسکے ماہر و  
 دیکھ گیا اپنی دسی انگشتری جہی  
 جائینگے ہر میل آپسین دونوں مل  
 ہر سکتی سہ کین پر سیری بدعا  
 جائیگی اُسی کے گھر خود ہی شکلا  
 پہچانینگا نہ وہ گو دگی یہ پتا  
 یاد آئیگا اُسے تب اسکا اجرا  
 تازنگی کہی ہونگے مین جدا

(دور باسارش کا جانا)

نشہ

النویا - بلایہ تو آشاہونی کہ راجہ اپنی انگوشی دیکھے شکلا کو پہچان ہی لگا پرت سو پر مہیدا

شراب کی بات ہم ہی تم جابین شکلا کو مت سناؤ اسکا سوہاؤ کو مل بیت ہے۔

پر مہیدا - ایسا کون ہو گا جو ملکالی مل لتا پرتا پانی پھڑکے۔ (ایک چٹوسی کا آنا)

چٹوسی - گرد گزرتی رہے آگے دین اور انکو سروش غیب سے دریافت ہوا ہے کہ شکلا کی شادی

راجہ و شیت سے مخفی ہو گئی بلکہ وہ حاملہ بھی ہے انہوں نے بہت خوشی سے شکلا کو راجہ

کے پاس بہت جلد پہنچا دیا حکم کیا ہے اور ایک شاہانہ جوڑا سوزیر جو انہیں غیب سے

لائے آیا شکلا کے ہمایوگ دیا ہے تم بھی جلد جلد شکلا کی رفعت میں شریک ہو۔

(دونوں سیلین کا چٹوسی کے ساتھ خوش خوش دھڑتے ہوئے جانا)

تیسرا ایکٹ - دور سرا سین



منحصر - پر وہ نمب (۱۲) - (ایکڑت)

چوتھا سینہ طرا اسب

مورون کا رخت کی مبارکباد لانا

غزل - دہن جو گیا ساوری - تال قوالی

عز - خدا پاک آئی ہون ستراب آئند نہیں سکتا۔

سب پیشوی

ترسی دولت ہو روز افزون ترا عالی مقدر ہو  
ترے سر پر تھامے پیاری ہر دم سایہ گستر ہو  
ترا فرزند عالمگیر ہو ثانی سکندر ہو  
کنورش کا آنا اور شکستہ کو کمال محبت سے نصیحت مانا

نچے راجہ کے گھر مانا سیدک اور خوشتر ہو  
ترے گیسو کی ہونہرہ کنیز شانہ کنش وایم  
عزیز شوہر شاہ جہان ہوتا ابد یارب

مثنوی - دہن جو گیا ساوری - تال نثارو

عز - سو ہے مرا بول کے گیا کون۔

کنورش

سن باپ کی دل سے کچھ نصیحت  
خدمت سے بعینہ خدمت کداری  
بیدار ہی اُس سے چلے ہونا  
کرنجی نظر میاں کی صورت  
کیون گوئی کسی سے نصیحت

اے بیٹی تری ہے اب تو رخت  
شوہر کی سنجے ہو پاسداری  
لازم ہے اسے سلا کے سونا  
جب ہو وہ غفاتو با ضرورت  
شوہر سے ہمیشہ رکھو الفت

گوئی

ان بہائی یہ پند ہے گھر دار

مقصد

کنورش - لب میں باہر حاون گاسارنگ سے راجہ کے لئے کچھ پیام کون گا۔



پہچانتی مٹی تم کو  
 غزل - دُہن کی کہ اجیت را اجازت نہجو نہ پہچان سنہ تو یہ مندری بہر اوس کا  
 کنور ش کا باہر مانا

شکنتلا - (گہرا کر) ہدم تیری اس بات سے تو میرے دل کو لہزا دیا -  
 پر بیدار - پیاری ڈر سے مت اسنے میں جوتی شکا بہد یا اٹھتی ہے -  
 (ایک پتہ دی کو آنا)

پتہ دی - اب دن بہت چڑھ گیا ہے چلے جلد برا ہو -

(سب کا مانا)

## تیسرا ایکٹ - تیسرا سین

معبد کا جنگل - پردہ نمبر (۵)

کنور ش کا غزل و غزین کو (راستی کرنے آنا)

غزل - دُہن کیان - مال دا در

نہ - ہائے مفلس جو کمر لگوتی نہ دایہ ہے -

کنور ش

آہ وہ نور نظر چشم سے ہے جو بیرون  
 حکمو بیٹی کی طرح پلاتا تھا جہاتی سے گلا  
 مجھے صحرائی کا جب مال ہوا ایسا ہر  
 رنج کیا اہل زمانہ پہ گزرتے ہوئے  
 سچ لکھتے ہیں بیٹی سے پرانے گری  
 شوق جگر ہوتا ہے سینہ میں اُلباس خون  
 حال دل اسکی جدائی میں نہ کیونکر ہو نہ بون  
 کہ ذرا دل کو تو جاتی ہیں اب دنیا و دوزخ  
 جب نکل جاتی ہے آغوش سے دفتر عمر فق  
 رسم دہرینہ پہ ہنستے ہیں صبر کرد



(ایکڑ)

# تیسرا ایکڑ - چوتھا سین

## دشمنیت کا دربار - پردہ نمبر ۱۳۱

دراچہ دشمنیت کا تخت پر بیٹھے ہوئے اور درباریوں  
سواست دیتے ہوئے نظر آنا کلاؤتون کا راجہ کی

دع کا ۱۰۱



دشمنیت کا دربار  
چوتھا سین  
دع کا ۱۰۱



# غزل - دہن کافی - تال ڈال

طرز، کہی تو طالع کی خوبون سے مقام خلوت کا پانچوے ہر۔۔۔

نکلا تو ت

سطح کرتے ہو سرکشوں کو خطا پہ لیتے ہو ڈنڈ بھری  
پڑے تمہارے غضب میں بیشک خوش سہو کی ہر ماری  
کیا جان مفسد تک خالی مناد کی بڑا دکھاؤ ڈالی  
یہی ہے دستور شاہ عالی ہو ملک کل زمین تمہاری  
(دربان کا آنا)

نشر غیر مقفی

دربان - (آگے بڑھ کر مہاراج کی ہے در ہالہ کی ترائی سے پیوی لوگ استیرون سمیت آئے  
ہین اور کنو سنسی کا کچھ سندیا لائے ہین۔  
وشنیت - (نجب سے) کیا زاہد سے عورت ہین۔

دربان - ان مہاراج۔

وشنیت - اچھا ان کو سانسے بلاؤ۔

دربان - جو آگیاں (اہر کی طرف بڑھ کر) مہاتماؤ اور آؤ۔

(دو چیلون کا سہ گوشتی اور شگنلا کے آنا)

وشنیت - (شگنلا کو آنا ہوا دیکھ کر) آنا یہ خوب صورت عورت کون ہوگی جو زاہد دن میں ایسی تابان  
ہے جیسے زرد چوٹ میں تازہ کوئل۔

کچھل - مہاراج اس ناز میں کا حق تو قابل دید ہے۔

وشنیت - خیر برائی عورت کو دیکھنا جائز نہیں۔

سارنگ - (آگے بڑھ کر) مہاراج کی ہے ہو گرد و کنو نے اپنی پتری شگنلا کو بھیجا ہے اور یہ سنڈیا  
ویا ہے کہ جو آپ کا ایں کنیا سے براہ ہوا سوہنے پر نشا سے انگلی کار کیا اور یہ کنیا تم سے  
گرہوتی ہے اب اسکو اپنے رنوا میں لے اور دونوں ملکر شاسترا سنار ہو بار کر دو۔

وشنیت - (آزاد ہو کر خود بخود) یہ کیا ماجرا ہے (سوچ میں آنا)

غزل - دہن ہو پالی - تال دا درا



مرز - ہر گیا جو ہوئی پس آج قیامت اسکی -

شکنتلا (خود بخود)

ہے راجہ کے یہ کیا جی من سلایا اُلٹا  
شاہ ہونے کی جگہ سورج من آیا اُلٹا  
ایسی بقیہ سی راجہ نے شاہیوں یہ پیام  
اجو کیا ہے عجب نفرا سنا یا اُلٹا  
آنکھ تو پھر کی نہی یا مین کہ نکو خالی ہے  
جف قسمت نے اثر اُسکا دکھایا اُلٹا

نثر - غیر مقفی

سارنگ - راجہ تم لو کا چار کی باتن جانے ہو راسخری پست کے ہوتے ہیر من کیسی ہی  
سُٹلتا سے رہے پرت لوگ ہو ادرتے ہن اسلئے اب ہماری اچھا ہے کہ چاہے  
اسپر تیار اپار ہو چاہے نہ ہو یہ ہمارے ہی گھر سے تو ہیل ہے -

وشنیت - تم کیا کہتے ہو کیا سیری شاوی اسکے ساتھ ہوئی ہے -

شکنتلا - (مول ہو کر خود بخود) اسے دل جو سچے خوف تھا وہی پیش آیا -

سارنگ - ہمارا راج کیا اپنے کئے کو سمجھتا ہے -

وشنیت - تم کس امید پر اس سے اصل انسانے کو سچا بنا یا جاتے ہو -

سارنگ - (غضب ناک ہو کر) خبکو اسخو رج کا نہ ہوتا ہے اکھا جت استہر نہیں رہتا -

وشنیت - تنے یہ بات بہت سخت کہی -

گوتمی - (شکنتلا سے) اسے پھر ہی اب بہت للہ مت کر من ستر اکو نگٹ کھولی دون میں سے  
سجے تیرا پت پہچان لے -

(وشنیت کا شکنتلا کو بہرور دیکھتے رہنا)

غزل - دہن کافی - تال داورا

مرز - سو جتا چلے سے الفت کا ہوا انجام بچو -

شکنتلا

نہ کے مشتہ افت کو یہ ہیرائی کیا  
بات بد مجھ میں ہی اختیار نے بتلائی کیا  
کیا گئے مجھے ہوا سے جو خفا ہو صاحب  
مجھ بچنے کی اجی تھنے قسم کہا لی کیا



بانت نہ آدین کیا کیا اجی فرماستے تے  
کر کے شادی جو مجھے ہوڑتے ہو اسے راجا  
یاد آن باتون کی تاک ہی نہیں آئی کیا  
ہوئی اس میں نہیں کچھ آپ کی رسوائی کیا

### نثر - خیر مقفی

وشنیت - (شکنتلا کو دیکھ کر خود بخود) حبیب میں یہ سوچتا ہوں کہ اس نازنین کے ساتھ کبھی میری  
شادی ہوئی ہے یا نہیں تو میری سمجھ اُس پر نہ ہے کی سی ہو جاتی ہے جو صبح کو  
شبیم اکودہ گل چاندنی کے گرد پھرتا ہے نہ چوڑے کے نہ بیٹے کے۔

کنچلی - (آہستہ راجہ سے) مہاراج تو اپنے دین و ایمان میں نہایت ثابت قدم ہیں ورنہ ایسی  
حسین صورت کو تو اس میں داخل کرنے سے کون انکار کرتا ہے۔

سارنگ - مہاراج چپ کیوں ہو رہے۔

وشنیت - اسے ناہود میں بہتیرا سوچتا ہوں لیکن یاد نہیں آتا کہ اس نیک بخت سے میری  
شادی کب ہوئی اور یہ امر عجیب اور ان کے فائدے سے غلامت سے کہ عسکو غیر  
سے حل ہوا اسکو اپنے رنواس میں لین۔

ساروت - مہاراج ایسے بچہ مت کو جس ریش نے تباہ کیا ہے اپنا وہ کو ہول اپنی کنیا ایسے  
بیچہ ہی جیسے کوئی چوکے پاس اپنا دھن بیچے اُس کا ایمان مت کرو۔

غزل - دُہن کو سیا - تال پشتو

طرز - اک پر بردھن چہین یا انتظارا کر۔

### وشنیت

کس طرح باہر میں ہاتھ نہاری صاحبو  
بہنے تو شادی نہیں کی آنکھ باہر کوئی  
پہلے دیکھی تک نہیں یہ نازنین نے کبھی  
خواب میں ہی کہو یہ صورت نکلا آئی نہیں  
غیر کہ اس حال عورت کو رکھ کر اپنے گھر  
کیا تاپا ستوالا بن جولا کے تم اس کے بیان

دل کی گانے کہنے پر ہم بیتیاری صاحبو  
تو اسے بلائے تھے ہو رانی ہماری صاحبو  
بازد لین ہم کہتے ایکو اپنی پارسی صاحبو  
ایں سے ہر گونہ ہوئی بھی دوستیاری صاحبو  
کیون اٹھائیں مفت میں ہم شرساوی صاحبو  
مترید ہوئی نہ رہے کچھ عمار سی - صاحبو



اپنے شہدین زود و زبر پہنچاؤ واپس اس کو تم سے  
 لاکے پان کی تھنے تاقی اس کی خواہی صاحب  
 غزل - دُورِ پرت پرچ کا لنگڑا - تالِ قوالی  
 طرز - "انہیں کو اس کے لوگوں کی جان بوجھ کر لین بس پر اسے غم میں۔"

شکنتلا

ہوئے جو راجا مجھے روکش تباؤ میرا گناہ کیا ہے  
 سکوین میں گرتی نہ آب کہوتی جو میں سمجھتی کہ چاہ کیا ہے  
 گئے تے مہر کے بانج تک جب سکا تم کیلئے دین تب  
 کیا تھا مخفی بیاہ مجھے کہو تو اب اشتباہ کیا ہے  
 کسی طرح پر ہی دو تسلی ذرا تو سیکو بیاہ کیا ہے  
 یہ دل تہرا اٹھا ہے مجھے ملاؤ آنکھیں اور رو کو دیکھو

شہنوی - دُورِ زلہ کی بیان - تالِ دادرا

طرز - "نام کیوں نکلا سلیمان کا دہن سے تیرے۔"

وشیت

کس لئے کر کی باتیں یہ سنا ہی ہے تو  
 دانع بدکاری کا کیوں مجھ کو گاتی ہے تو

شکنتلا

ہول کر تم نہیں پہچانتے ہو مجھ کو اگر  
 دیکھو یہ اپنی نشانی کی انگوٹھی شو ہر

وشیت

ہاں وہ دکھلا دے مجھے طہر انگوٹھی اب تو  
 اپنے سنہ و نہ بنے آپ ہی جوٹی اب تو

شکنتلا (گوٹھی سے)

بائے انگلی میں نہیں ہے وہ انگوٹھی اکٹن  
 راہ میں دہو یا تائمنہ ہاتھ جلن ندی ہر  
 ہو گئی اب تو سراسر ہی میں جوٹی اسے مان  
 گونہی وہ انگوٹھی گری شاید کہ وہیں اسے دفتر

وشیت

کیوں نہ دکھلائی مجھے سیری انگوٹھی تو نے  
 خوب یہ بات بنائی اری جوٹی تو نے

شکنتلا

آہ تقدیر نے تو مجھے دغا کی بیڑا ہے  
 دیتی ہوں تھو گراور پتے ہی میں اب



## دشمنت

دے پتے اور پی جو چاہے سونو گامین سب بے ہنگامی کی گمراہی نہ ہو کوئی اب

غزل - دہن دیس - تال پشتو

طرز - "سے حقیقی عشق انہیں لوگوں کا۔"

## شکستہ

دہی میں ہوت پاری شکستہ تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
مجھے زارہ دین کے چمن میں جب کیا ایک بھونکنے غنیمت  
مری نیلو فرکی جو پوچھی تھی سر راہ باغین گر پڑی  
گئی مانگنے کو میں پوچھی جب ہوئی تلو خواہش وصال  
کہو اب ہی باقی ہے کوئی شک ہو کی ادھر کو نگاہ یک  
ہوئے چہرہ تم سے بدل فدا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
تو دیا تھانے اُسے اڑا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
تو لیا تھانے اُسے اُٹھا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
دہن مخفی بیاہ تہاڑ گیا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
دیا پورا میں نے تو سب چاہتہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مثنوی - دہن زلہ کلیان - تال دادرا

طرز - "نام کیوں نکلا سلیمان کا دہن سے تیرے۔"

## دشمنت

اپنی چالاکی نہ دکلا تو خدا را ، ہم کو  
سیسی باتوں سے تو بدکار ہی ڈگ جاتے ہیں  
بے ہنگامی کی تہیں باقی گوارا ، ہم کو  
بیک طینت کہیں دہو کے بین بھلا آتے ہیں

غزلیات - دہن زلہ - تال پشتو

طرز - "دہن نہ دینگے ہم کیا تہیں جاگو۔"

## شکستہ

ہائے کیا تو نے بے وفائی کی  
دشمن جان ہوا تو سے کروں  
کام آئی نہ گریہ و زاری  
بے سبب کہیں ہوئے ناراض  
تیرے دربار سے کہاں جاؤں  
آہ کیوں تجھے آشنائی کی  
حیف یہ کہی کج ادائی کی  
آہ نے ہی نہ کہہ سائی کی  
کوئی صورت بھی سے صفائی کی  
تو ہی دے داو اس دہائی کی



آسمان دور تو زمین سے سخت  
کون جاست مری سائی کی  
دشیت

مین نے کب تجھے آشنائی کی  
جوڑ بائین : بیوانی کی  
شرم آتی نہیں تجھے کچھ ہی  
بائین کرتی سے بیوانی کی  
مین نے صورت ہی تیری کی نہیں  
تو سنائی سے کتھائی کی  
بیٹی زارہ کی سے خدا کے لئے  
سیکھ تو چال پار سائی کی  
غزل ستراد - دھن پلو - تال دادرا  
طرز - "کون تجھ کو دنیا میں پرستند ہوس - چہ نہیں کوئی بلا -"

شکستہ

تجھے بے مکر میں اپنا دل لایا سمجھی کیا دھوکا ہوا  
لکے الموت جو تھا اسکو سمجھا سمجھی - نہایت قسمت کا لکھا  
کیا غلط میں نے یہ سچا سنا کہ تو ہو کارِ عشق - نہ ہو آتشِ عشق  
ہو گیا غیر غضب سے جسے اپنا سمجھی - آہ دل مفت گیا  
دام کا کل کو ترے مرزہ سنبل جانا - اس سے سائی بلا  
دانہ خال کو میں عنبر سارا سمجھی - کیسی بہاری تھی غلط  
بعد از شکست ذرا اب تو سمجھ سیری پہری مصیبت میں گری  
یارس شکوہ نقطہ اپنی غرض کا سمجھی - اب گر ہونا کر گیا

نثر - غیر مقفی

سازنگ - اس راجہ کی چلیاؤ بیکریہ اسن لجانا ہے اسے جو کوئی کہت سمیدہ کرے وہ پہلے  
پر کیشا کرے کیونکہ جو پریت بنا سہاؤ پہچانے جڑ جاتی ہے وہ توڑے ہی کامل میں بر ہو جاتی ہے  
دشیت - کیا تم اسکی چکنی چھری باتوں کو صحیح جان کر کچھ عذاب میں ڈالا چاہتے ہو؟  
سازنگ - (حقارت سے) اترتھا سوسن لیا چان اس کنیا کو جسے جنم بہر چیل کا نام ہے نہیں سکھا  
کون پریت کرنا ہے یہاں تو ہی تجھے ہیں جو در سر دن کو دوشن گانا پڑے ہیں -  
دشیت - آپ ٹھیک فرماتے ہیں میں ایسا ہی ہوں لیکن یہ دیکھئے کہ اس عورت کو الزام  
گلانے سے بچے کیا ملے گا -

سازنگ - بہاری بہت -

دشیت - نہیں بریشون کی قسمت میں مصیبت کبھی نہیں لکھی -



ساروت ۔ سے سارنگ اب اس باد سے کیا ارتہ کھلے گا ہم تو گرو کا سڈ لیا لائے تھے سب بگنا  
 مجھے اب چلو اور سے راجا یہ شکنتلا میری بوا بیا استری سے تو اسے رکھ چاہے جوڑ استری  
 کے اوپر پت کو سب اور ہکا ہوتا ہے آؤ گوتمی چلو (دونوں چلے یہ گوتی چلے)  
 شکنتلا ۔ اے یہ تو وغا باؤ نکلا اب کیا تم ہی مجھے جوڑ جاؤ گے ؟  
 گوتمی ۔ (بچے ہر کر) بیٹا سارنگ شکنتلا تو بلا پ کرتی بچے پیچھے آئی ہے وہ کیا کوڑ موہی پت نے  
 جوڑ دیا اب یہ کیا کرے ۔

سارنگ ۔ (شکنتلا پر غصہ کر کے) سے اسکی نویت کے اگن ویکر کیا سو تیج ہوا چاہتی ہے ؟  
 (شکنتلا ڈر گئی اور کانپنے لگی)

ساروت سے ہا گیران سی سے تو ایسی ہی ہے جیسا تیرا پت کتا ہے تو تپا کے گھر ہے کا پترا  
 کیا او بکار رہا اور جو تو اپنے سچ سے نہ بچے گھر میں داسی ہو کر ہی رہنا چاہا ہے اب تو نہیں شرم آئیں گے جاکر  
 وشنیت ۔ اسے زاہد و کبریا سے جو نئی امید دیتے ہو دیکھو چاند کا موہنی ہی کو اور سورج کل ہی کو  
 کولا تاسے اسی طرح متقی آدمی پرانی عورت سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں ۔

ساروت ۔ ست سے پرست تو ایسا پرست سے کہ اذہرم اور اکرست سے ڈرتا ہے تو ہی اپنی بوا  
 کو جوڑتے نہیں لہذا اب جو تیرے من میں آوے سو اسکو کرہتا ہے آئیں گے کو چلے  
 (دونوں چلے یہ گوتی چلے)

وشنیت ۔ یکسخت ان کی باتیں سن آتو ہی پیچھے پیچھے چلی جاؤ

غزل ۔ دہن اکین ۔ تال قوال

طرز و دنیا کے بے ثبات کب سطر و قبا نہیں ۔

شکنتلا

دارا شفا سے اس کے ہیں آزارے چلی

ارمان و وصل دل ہی میں ناچارے چلی

الزام و التمام کے انبار سے چلی

آئی نہی گل کے واسطے بس خار سے چلی

آئی نہی کس امید سے جاتی ہیں ناچار

جو گئی بار و غم سے کج و خوش غرور



سرکار سے خطاب یہ سکارے چلی  
سیف زبان کے دل پہ کئی وارے چلی  
وقت کا دلع تیری طلبگارے چلی  
ہوتا ہے انا کس لئے بیزارے چلی  
(شکستہ کاروتے ہوئے باہر جانا)

اگر بیان ہی برائی جی کھلانے کی امید  
تیر سخن سے ہو گیا سینہ مرا انگار  
امید وصل میں بیان آئی تھی باغ باغ  
ناراضگی میں تیری منظور محکوب اب

نثر - غیر مستعمل  
دشمنیت - (اپنے پروہت سے) معلوم نہیں میں ہی بھول گیا یا یہی جو بھٹی سے پروہت جی تم کو کہ  
دونوں گناہوں میں کون کبیرہ ہے اپنی لڑائی کو ترک کرنا یا پرانی عورت کو قبول کرنا -  
پروہت - (مستوحش کر) ہمارا ج ان دونوں کے بیچ میں ایک تیسرا آپاگے اور ہے سو کرتا  
اچھوت سے اڑتا جب تک اسکے ہتر کا جم پروہت تک میرے گھر میں نہ اس کرنے دو۔

دشمنیت - یہ کیوں؟  
پروہت - اچھے اچھے جو تینوں نے آگے ہی کہہ کر کہا ہے کہ آپ کے چکرورتی ہتر ہو گا سو کو حاجت  
اس میں کیا ہے ایسا ہی ہتر خفیہ اور اسکے لکشن چکرورتی کے سے پائے جائیں تو  
اسکو اور پورے رن اس میں لیا نہیں تو یہ اپنے پاس کے آشرم کو جائیگی۔  
دشمنیت - ہتر جو آپ کی مرضی -  
پروہت - تو میں اسکو اپنے گھر ہو چکا ہوں۔

(پروہت کا زانا)

تیسرا ایکٹ - پانچواں سین

راستہ - پردہ غیب (۱)



(شکنتلا کاروتے ہوئے آنا۔)

غزل - دُہن جو گیا اساور سی - تال پنجابی سیک

طرز - "خدا یا ننگ آئی ہون ستم اب اٹھ نہیں سکتا۔"

شکنتلا

خدا جانے کسی نے بات کیا اُسکو سمجھائی ہے  
جلا کر جان و دل پانی کا طوفان اب یہ لائی ہے  
رفیقوں نے بھی اب چوڑا خدا کی کیا عزائی ہے  
نہ سر پر سایہ پاؤں میں نہ میرے نہ پر پائی ہے  
(پردہ ہٹ کا آنا)

یہ پہچانا مجھے راجہ نے کیسی بوفائی ہے  
بُرا اس آنکھ کا ہوا گ یہ جس نے گھائی ہے  
پہرا کیا مجھے وہ جُت پہر گئی قسمت ہے پس سری  
کروٹے راتے کانٹوں کا ہے وہ پھوپھین کتے

گئی دل کی بدولت ہا میں گھر گھاٹ دونوں سے  
نہیں اب جان دون اپنی ہی جی میں سمائی ہے  
نثر - مقفی

پر وہیت - (شکنتلا ہے) ہے ہری جو مت گنوا میرے پیچھے پیچھے چلی آ۔  
شکنتلا - اے زمین تو مجھے جگہ دے کہ سما جاؤں۔

(شکنتلا کاروتے ہوئے پردہ ہٹ کے پیچھے پیچھے جانا اور)

کذبتک ابی گیر کا جال دینرہ لئے ہوئے آنا۔)

کھروا - دُہن کا لنگیرا - تال کھروا

طرز - "تم ار پو پا خانہ ہے۔"

ماہی گیر

سکولی مجھو انہیں مرستے ہمسرہ میں  
تال تلیان اور پو کھر میں  
کیلون شکار اب تڈی پرہ میں  
چال شمت بنی کے کرہ میں  
(ماہی گیر کا جانا)

میں ہوں وہ البیلا دیہر  
چھیلوں سے خال گر ڈاسے  
آج میرے جی میں یہ آیا  
اسکے گھر سے اپنے چلا ہوں



# تیسرا ایکٹ - چٹاسین

## پروہت کا باغ - پروہت منبر (ک)

پروہت کا کنوین پر پوجا میں مشغول اور شکنتلا لگا کر یہ د  
زارہی کرتے ہوئے نظر آنا



غزل - دُہن پروا - تالی داد برا

طرز - اسے فلک تو نے تمہارے غضب کیا کیا۔۔۔

شکنتلا



ہائے اس گردش ایام پر افسوس افسوس  
 ہائے دل حیکو دیا وہ ہوا دشمن سے سوا  
 ہائے عصمت کو گداوغ حیا و ابا اللہ  
 ہائے تقدیر سے کیا بات بُری آئی پیش  
 ہائے مین گہر کی نہ اب گھاٹ کی تو بہ تو بہ

ہائے اس محنت و آلام پر افسوس افسوس  
 ہائے اس اپنے کئے کام پر افسوس افسوس  
 ہائے ناحق کے اس الزام پر افسوس افسوس  
 ہائے اس حالت بد نام پر افسوس افسوس  
 ہائے الفت کے اس انجام پر افسوس افسوس  
 (مینکا پری کا یکا یکہ ذہن سے کل آنا)

## دوغزلہ - دہن زلہ - تال دادرا

ترنہ - دہن زلہ - تال دادرا

سجکویہ پہونچی خبر آج پرستان میں آہ

سنت بیکل سے تو اسے بیٹی گلستان میں آہ

والہ دل مراد شیت کے ہے دیان میں آہ

بجری اسکے مین تاب مری جان میں آہ

حال یہ نہاد ہے اکس کے تیرا بیٹی

منہ کو تو بیٹی سے کیوں ڈالے گریبان میں آہ

ہوا دشیت مجھے چہرے کے ساتھی سب

مین نے پانی نہ وفا کچھ کسی انسان میں آہ

اب جو مل میں ترے آرزو وہ کہ ہے جان

دل تیرا ہے ترا کو نے ارمان میں آہ

اس سیماسے کے جلد لاوے اسے ان

در نہ موت آنگی میری اسی ارمان میں آہ

اب لو گہر چل تو ہے اس سے ہی پروگلی لا

سہا اٹھار گہر کی کچھ ہو گا جو امکان میں آہ

مینکا پری کا یکا یکہ ذہن سے کل آنا



جلد چہارم جا کرتے ہوئے لکھنا

## تیسرا ایکٹ - ساتواں سین

بازار - پردہ نمبر (۲)

دکھنک اہی گیر کا کندھے پر جال ڈالے اور انہیں

انگوٹھی بٹے ہوئے خوش آواز

کھروا - دھن پلو - تال کھروا

طرز - بیگم پاری مری سن خوشی کی خبر

ماہی گیر

ساڑے تین چپے پہلی کیا بچوں اب - ساڑے

لاؤن اسے بیچ کے میں رو پئے - ساڑے

انڈے پہنچ اُنکی لان بکری - ساڑے

بک کر دو وہ اس کا بیس گھرائے - ساڑے

درباروں میں سا بون کے ہارون جاؤں - ساڑے

اس سے کرنا دی اڑاؤن مرے - ساڑے

دکھنک اہی گیر کے والد ہو کر ماہی گیر کو گرفتار

کرنا بازار میں کا شور و غل شکر جمع ہو جانا

کھروا - دھن کا لکڑا - تال کھروا

طرز - مری سن کا لکڑا کیجے جا گیا

کھروا - دھن کا لکڑا



اسے تو یہ انگوٹھی چرا کے لایا ہے چرا کے لایا ہے چرا کے لایا ہے۔ اب

کو تو ال

اچھر سے دشمنیت کندہ راجا جی کا نام تو نہیں کچھ برہمن جو پاتا یہ انعام۔ ابے

ماہی گیر

ناحق مجھ کو مار دیتا سن لو پہلے بات نام سے میرا کنبلک دھیر سیری ذات ابے

سیا ہی

فات پائت سے کچھ بنین بگو تھری کام چر سے بیشک ویکہ تو چوری کا انجام۔ ابے

کو تو ال

شہر و شہر و مار دیتا کئے دو سب حال تہا تو نے پائی یہ کیسے بد اعمال۔ ابے

ماہی گیر

نکلی ہے یہ پیٹے مہلی کے سرکار ثابت ہوں میں چور تو ڈالو مجھ کو مار۔ ابے

سیا ہی

کھائے انگوٹھی راجا کی مہلی یہ کیا بات سمجھ ہم تو چور سے کوئی بڑا بد ذات۔ ابے

کو تو ال

پہلی کی تو آتی سے بد بو اس میں سخت کیا تعجب ہوا اگر سچا یہ کنجوت۔ ابے

ماہی گیر

سچا ہوں میں بے شبہ چور بنین زہار سیری چوٹی قسمت کے کھلائی ہے مار۔ ابے

سیا ہی

دھیر ہے یہ مہلی بھی میں اس کے تو پاس انکی ہی اس میں ہی سرتی ہوگی باس۔ ابے

کو تو ال

تو دھوت میں دیکھا کیا کہ اسے لہری گیر۔ ابے

ماہی گیر

جی انگوٹھی سے یہ سرکار چور و مجھ کو دیکھوں میں اب اپنا گہوارہ۔ ابے



سپاہی

راجا کی انگشتی دین رشتہ میں آپ سے راجا دشنت کیا باجی تیرا باپ۔ اے  
کو تو ال

ہضم نہ ہوگی آہ یہ کھو تو زہن سار  
واقف اس سے ہو گیا آپ سارا بازار۔ اے

سپاہی

ماہی گیر  
اور بنین کچھ دینے کو صاحب میرے پاس  
تو سب اپنے چنے کی مت رکھ اب تو اس۔ اے  
سولی دلو اور اسے یہ تو ہے کنگال۔ اے  
کو تو ال

اچھا لکھو پورا سچا و تم فوراً دربار  
اس کے حق میں دلو میں ہم اب حکم دار۔ اے  
(کو تو ال کا سپاہیوں سے کنسلک کو پکڑنا اور سب کا جانا)

## تیسرا ایکٹ - آہوان میں

دشنت کا دربار - پردہ نمبر ۱۳

(دشنت کے حضور میں راجا گردن کا ناچتے گاتے نظر آتا)

غزل - دُہن کافی - تال پنجابی سٹیک

طرز: سکند کو جو آئینہ سارح اٹھا دیکھا تھا۔

رام سنگھ

نہیں راجا کوئی اب آپ کا دنیا میں ثانی ہے  
تو نازک پہ غیروں کیلئے تم رنج سے ہو  
دشنت شاید گستر جیسے خود تو دہو پستل ہے  
بڑوں پہ قہر نیکی پر ہمیشہ در بانا ہے۔  
یہی اک راہ در رسم راجگان خاندان ہے  
مگر حق میں سافر کدہ بیشک زندگانی ہے



(کو تو ال کا آنا)

غزلیات - دُہن مالکوس - تال چا چمر

طرز - یہ گرا پاوے پہوڑ مکار تو۔۔۔

کو تو ال

رہین را جاجی شاد - خرم سدا  
 استہ بیت لایا اک ماہی گبر  
 وہ کتا سے نگلی ہتی مہلی سے  
 نہیں یہ جواب اسکا ہرگز صبح  
 انگوٹی یہ ہے آپ کی ہے ہوا  
 تو پوری بین وہ آج بکرا گیا  
 اسی کے شکم سے ملی بر ملا  
 اسے چاہئے سخت دینا سزا

وشنیت

وہ دہیر نہیں چور اسے کو تو ال  
 اسے اسکی قیمت ہزار اشرفی  
 انگوٹی کا ہیکو سے معلوم حال  
 خزانے سے دلو اس کے گردے نہال

(کو تو ال کا جانا دشنت کا انگوٹی کو دیکھ دیکھ کر افسوس ہانا)

غزل - دُہن مالکوس - تال داہرا

طرز - اسوس یہ کیا مل میں ترے آج سماں۔۔۔

دشنیت

ہیات انگوٹی تو وہی آج یہ ہائی  
 مچلی کے شکم سے یہ برآمد ہوئی بیشک  
 کیا سحر تھا مجھ کو بلوایا نہ میں نے  
 پہچانا جو دلبر کو نہ تھا دیکھ کے میں نے  
 بدلا ہی رہا کچھ نہ مرے دیہان میں آیا  
 گستاخی سے کیا کیا نہ کہا اسکو صد انہوں  
 جو جو ہے یہاں ابھی ہر دیکھ کے یہاں وہ  
 دناہون شاگر ابھی اس آئینہ رد کو  
 مجھ سے کی انگلی میں جو تھی میں نے پھانی  
 دلبر نے لب ہوئی یہ تحقیق گنوائی  
 ہوا اسے جب خود وہ مرے سامنے آئی  
 تھی کوئی ہشت مری نظروں میں سمائی  
 گویا دہراک بات مجھے اس نے دلائی  
 تھی میری صنم جیکو میں سمجھا تھا پرائی  
 ہو وصل جو دشوار نہیں ایسی جدائی  
 کیا ایسی کہ درتے جو شکل ہو صفائی



تو قیر بڑاؤن گا ابھی قد مون پر گر کر  
ذلت جو مرے ہاتھ سے ہے اُسے اٹھائی  
(راجا کا جانیکے لئے قدم بڑا نہ پروت گا گہرا یا ہوا آنا)

غزل - دُہن بلا دل - تال دا در  
طرز - اُس کو تلاش کر کے لا اے مری جان نکل نکل -

پر وہست

راجہ بی خوش رہو سدا سنے گا غور سے ذرا  
گدڑا سدا آج بڑا ایک عجیب ماجرا  
مین تو چین کے چاہ پر کرتا تھا وہ جابے خطر  
صحن مہین میں روتی بھی غم سے بہت شکستہ  
اسے مین راک ہری وہاں نکلے مین سے ناگمان  
اُس سے شکستہ لائے سب اپنا غم و الم کہا  
پو جاہو مین علیہ مین نے کی پر نہ تمام ہو سکی  
اور مع شکستہ خاک مین وہ گئی اچھا  
پو جاہو مین تمام جب ڈھونڈا شکستہ کو تب  
اُسکا گر کسی جگہ پایا نہ مین نے کچھ پتا

غزل - دُہن پروا - تال دا در  
طرز - اے فلک تو نے ستم ہائے غضب کیا کیا -

وشیت

یہ تو جاکا گاہ خبر تو نے سنائی افسوس  
عمر بھر کو ہوئی دلبر سے جدائی افسوس  
آہ کیا سیری سمجھ پر پڑے پتھر اُس دم  
اپنی محبوبہ کو جب سمجھا ہر آئی افسوس  
ہائے کیا سحر تار بات رہا مین بولا  
یاد اُس نے تو بہت محبو دلائی افسوس  
دل مین اُس آئینہ رو کے تھی کہ درت مجھ سے  
اب نہ باقی رہی کچھ شکل صفائی افسوس  
اے مین پر پون پرستان مین ہلا اب کیونکر  
کیے پرین مین بفرک ہو رسائی افسوس  
(راجا کا آنسو بانا سب کا سکتے کی حالت مین تکتے رہ جانا)

میرے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرا یا جانا)

پو تھا ایکٹ - پھلا سین



## دشنیت کا باغ - پردہ نمبر (۶)

(راجہ دشنیت کا بیقرار آنا)

### غزل - دہن ماند - تال دا درا

طرز - دہن نہ نیکے آسمان کوئی اب اسے بہن بنا۔

#### دشنیت

میرے فراق نے مجھے مارا شکستہ  
منزل سے پیرا تن پہ اسے ماہر و سنجہ  
اپنے کئے کا پاس تے گردن میں لایا کیا  
کیونکر ہوں زندگی سے نہ بایں ہمیں  
تو ہی جیسا ہے مجھے مری جان جان تو ہر  
مل اب تو جلد آ کے خدا را شکستہ  
برگشتہ بخت کا ہوا تارا شکستہ  
ناچار ہوں مین کوئی چارا شکستہ  
ہو چکے وصل کا نہ سارا شکستہ  
کیا خاک زندگی ہو گوارا شکستہ  
(ماتل دیو کار میں سے کھل آنا)

### شوقی - دہن برہن - تال دا درا

طرز - اہام الفت سے ہوا شد ہی بس ایک۔

#### ماتل دیو

دشنیت مبارک ہمیشہ رہو مٹ غلام  
سندرا چسور کراچ کے فرایں سے موڑا  
اندرا نہیں جب نہ سکازیر عبادان  
لو تیر و کان ہاتھ میں حافر ہے سواری  
ہو سچا نیگا یہ مور نہیں کوہ کے اوپر  
اندھے نے کیا اپنی سہا میں سے تہین یاد  
اور اسکی اطاعت کو بادت سے ہی چھوڑا  
ادرا کو شب اپنی بلایا ہے تہین آج  
خوش ہو سکے جڑ ہو اسپہ کناور ہے غوطری  
مین سے ملو نکاد میں اندر کو خبر کہ  
(دشنیت کا مور پر سوار ہونا مور کا راجا)



اٹلی روپو کلاہین مین سمانا۔

چوتھا ایکٹ - دوسرا سین

ہیکوٹ پہاڑ - پردہ نمبر (۳۱)

دو گوشائین کا سرود مین گونا گے ہیں (۳۲)

ٹھہری سوہن کا لکڑا - تال کردا

طرز - مین تو باوجود ہی کی بی...

گوشائین

شوخی

شوخی مت کر میرے پار کے کیل سید اسید باجانی۔

باپ تراوشیت را جاشکلا مان رانی

شوخی

شوخی

ہر یون کی سرتاج بنگا ہے تیری تو تانی۔

خالی تیرا کوئی سنیں بسا دسی سے کام

شوخی

اس سے ہی تو نے تو پا با سرود مین ہے نام۔

(دشنت کا سپاہی ملاؤس اتر آنا گوشائون کا

سرود مین کو مور دکھانا۔)

داورا - دہن کھاج - تال داورا

طرز - آج کا نام ہے یو بانسری بجاے کے۔

سرود مین

گوشائین

کے کھان ہادی مان سنگھراکھ خصال۔ دیکھو

دیکھو میرے پار سے وہ ذرا شنت لا مثال

گوشائین



مان بیان نین تمہاری ایک لطیف ہستی یہ بات  
خوشنمایہ صورتہادکھایا تگو میرے لال۔ دیکھو

دشمنیت

(مرد و سوز)

اسکی مان شکنلا سوسیری پاری یا غیر  
پونہون ان گوشایون سے اسکے ہاتھ تو حال دیکھو

(گوشایون سے)

کئے اس دیر طفل کا ہوسے کون ٹھن  
نام اسکا دو بتا تو مہربانی ہو کمال۔ دیکھو

گوشایون

نام لینگے ہم نہ اسکا پر یہ دیتے ہیں پتا  
میں نے اپنی بیاتیا کو بیٹلا دیا نکال۔ دیکھو

دشمنیت

پہ قصور مجھے ہی ہوا ہے ہون دشمنیت میں  
میری پاری ہی شکنلا اسی اک ہری جمال۔ دیکھو

گوشایون

اسکی مان شکنلا کے تم ہی دلور با ہوس  
کرد یا جدائی نے تمہاری اسکو پا نکال۔ دیکھو

دشمنیت

تم خدا کی واسطے لا دو مجکو اُس سے جلد  
اب غم جدائی سے بہت ہے بلر جی نہ مال۔ دیکھو

گوشایون

لائے ہیں شکنلا کو ہم نہیں نہ کساؤ غم  
مدت فراق گذری ہے زمانہ وصال۔ دیکھو

دشمنیت

اب نہ جا پردے کے پاس کہیں ہی اسے پسر  
میرے باغ عیش کا ہے تو تو پیارے نونال۔ دیکھو

دشمنیت

غزل - دہن ہو پالی - تال داد را  
(شکنلا کا گوشایون کے ساتھ بیاس جو گن آنا اور)

دشمنیت کو جرت سے نکتے رو جانا)

مرد۔ ہا گر گیا جو دلی ہیں آن نیاست اس کی۔



## دشنیت

ل گئے سے مرے اسے ہجر کی ماری پیاری  
تیرے پرانے کے صدقے ترے واری پیاری  
(شکنتلا کا انسویانا)

سیری کج خلقی وہ تو بھول جا ساری پیاری  
کرنہ للہذا سب گریہ و زاری پیاری  
(دشنیت کا شکنتلا کو گلے سے گھانا شکنتلا کا خوش  
ہو جانا)

اسے ہے ہمیں میں جو گن کے ہمدی پیاری  
بیرون گیر واسے تن پر واسے ہے بہوت

تہانہ چپا نا تجھے میں نے جب آئی تھی گھر  
درد و غم سے ترے ہوا ہے جگر شوق میرا

## غزل - دُہن بہیروین - تال چاچر

طرز - "جہان میں نہیں وار کوئی کسی کا۔"

شکنتلا

پہرا مجھ سے جی پر دل آرا تمہارا  
قصور اس میں کیا تھا ہمارا تمہارا  
مجھے راجہ ہے اک سہارا تمہارا  
کہ پہر وصل ہو گا دوبارا تمہارا  
گزر ہو گیا یان قضا را تمہارا  
مری سمت ہو جو اشارا تمہارا  
پہر یہ تو ہے ماہ پارا تمہارا  
(دشنیت کا سرود میں گو گو دین اٹھانا مائل دیو)

کا یکا یک زمین سے کل آنا۔

مجھے ہجر کدب تھا گو رامتسارا  
مقدر میں اپنے تھے آلام کھٹے  
تہیں رانیان مجھے بہترین صدا  
نہاں سیدتی ہجر میں یہ تو ہرگز  
گر تہا سقدر میں جو وصل پہر ہی  
سر و چشم سے لاؤں اب بجا میں  
کرد پیار اسکو بھی رشکِ قمر تم

## شونوی - دُہن بہیروین - تال چاچر

طرز - "خدا راجہ جی کو رکھے شادمان۔"

مائل دیو



سبارک یہ دن نکو اسے راجہ ہو  
پشور کا ہی سنا ہے دیکھا آج  
کہ پا پاسے پہراہنی مجھ بہ کو  
سبارک ہو یہ وارث تخت و تاج

### وشنیت

تنائے دل میری بر آئی ہر  
شاہنشاہ کو اس بات کی خبر

### ماتل دیو

انہیں تو ہے معلوم کل واردات  
یہی اُنکے بوائے کا تھا سبب  
اگر تم نہ ملجائے آپس میں آپ  
تو وہ خود کراتے تمہارا ملاپ

### وشنیت

چلو پیاری اندر کی سرکار میں  
مجھے شرم آئے گی دربار میں

### ماتل دیو

نہیں شرم چلنے میں اندر کے پاس  
مجھے حکم ہے لا تو دونوں کو ساتھ  
کہ روز ب تن تم بھی عمدہ لباس  
کہ ملو اے جائیگے آپس میں ہاتھ

(سب کا جانا)

## پوچھا ایک - تیسرا سین

اندر کا دربار - پردہ نمبر (۱۳)

ر راجہ اندر کے دربار میں پر یون اور دیورن کا موڈب استیادہ

نظر آرا راجہ اندر کا شیکہری کوٹگین پکر سجانا

عزیز - دھن بہاگ - تال دادرا



مرز۔ "جئے توقیس کا یہ سنا حالِ زار ہے۔"

راجہ اندر

اب روتی کس لئے تو عبث زار زار ہے  
پلے سے ہی زیادہ دن و شوہر میں پڑا  
دشنت اپنے بیٹے پہ جی سے مار ہے  
دل میں شکنتا کے جو غم کا غبار ہے  
بھگوانہیں گئے آنے کا اب انتظار ہے  
(دشنت کا شکنتا و سرودن کے ہمراہی تال آنا)  
راجہ اندر کا نظیم آفت چوڑ کر کھڑا ہو جانا

غزل - دہن زلہ جیوئی - تال دادرا

مرز۔ "دل کو ہمارے عشق بہت دلربا ہے۔"

دشنت

سب طلب حضوری میں حاضر ہوں میں تھا  
جو حکم ہو وہ لاؤں سرود چٹم سے بجا

راجہ اندر

طلب ہو تال لانے سے وہ ہو گیا حصول  
غور ہی شکنتا کو قبول آب سے کیا  
ہوئے تھے راجہ بھگوانہ غور ہو نہائی سے  
دریا سارن کا تھا یہ صراہ اسے شکنتا

شکنتا

شکر خدا کہ ہو لاہنا شوہر نہ بھگو آپ  
دریا سارن کی پوری ہوئی تھی وہ بد کا

مینکا پری

امان بڑا کیا ہے سے راجہ تھے آ  
بیٹی کو ہری اپنی جو خدمت میں پر لیا

راجہ اندر

سب پر پات ناچن گامیں سنا

تم دونوں رو بردہ سے پیر ہی ملاؤ ہاتھ

ارپون کا ناچ ناچو



بیار کباد - دُہن جو گیا اساور سی - تال کھروا

طرز - جہنم را نال سنگہ دالم -

سب پر بیان

تہین راجہ مبارک دلبر	سبجے بیٹی مبارک مٹوہر - تہین
سرود من فرزند تمہارا	ہو سئے جان کا افسر - سبجے
نام تمہارا تابہ قیامت	رکتے خدا بالاتر - سبجے
لکھا حافظ خوب یہ نامک	فضل خدا ہو سبجے

اکھیل کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرا یا جانا

# اشعار

اس کتاب کا حق تالیف جناب مولف نے ہمیشہ کے لئے اس مطبع الہی کو ہبہ فرمایا ہے۔  
 یہ امر نیز کتاب ہذا حسب نثار قانون سبت و پنجم سکتا ہے داخل رجسٹر  
 سرکار انگلینڈ ہوئی ہے۔ لہذا کوئی صاحب بلا اجازت احقر چاہے یا چھپوانے  
 کے مجاز نہیں ہیں۔

المشتمل  
 محمد مجتوب خان و محمد حسین خان لکان مطبع الہی محلہ کھولہ آگرہ  
 ۱۹۱۳ء



فرید دواع فرخ آبادی	ار	نوشیروان نام	بورد نامہ	ار	دوشیزہ لڑکی
مذاق عشق	۲	نیل ومن	کامل	۱۳	بانع و بچار
جنگ نامہ مخدیف	۱۲	چبیلی بختیاری	گلشن جانفزا	۱۴	کک غریزہ و خباہ
حاتم طائی	۴	واستان امیر خمرہ	واسوخت امانت	۱۵	حسن ایٹلبا
حام سرشار	۵	دیوان سودا	چیدہ ناول	۱۶	ایوب رام پاری
کوچک نامہ	۶	دیوان ناسخ	نشر	۱۷	منصور مہنا
دیوان حسین	۷	دیوان مومن	تارا کامل	۱۸	شہید وفا
دیوان مہر	۸	دیوان طاہر	چاک گریبان	۱۹	درگیش نندنی
دیوان عالم	۹	دیوان غنی	فریب محبت	۲۰	ولکش ہر دو حصہ
دیوان امیر مینائی	۱۰	فتویٰ محمد دم	عقد الجواہر	۲۱	دلچسپ ہر دو حصہ
دیوان جبرت	۱۱	دیوان حافظ	ترجمی نظر کامل	۲۲	راستجا صادق کی
دیوان لطف	۱۲	دیوان واسوخت	ار جذب دل	۲۳	شادی
دیوان ادیب	۱۳	واسوخت قلق	عصمت	۲۴	ڈاکو و دلہن
دیوان غریب	۱۴	ظاہر غرور	شہید ناز کامل	۲۵	راگ چمن اول
آفتاب دانع	۱۵	گلان	نور الفت	۲۶	حصہ دوم
گلزار دانع	۱۶	جذب	زبردستی کا خون	۲۷	روح سخن حصہ
دیوان عاشق و دلہن	۱۷	امیر	مذاق کی بی	۲۸	اول مصنف شیدا
دیوان ہدیم	۱۸	حکیم	خوبی منت	۲۹	فرخ آبادی
دیوان طفر	۱۹	مومن	حبیب الفردوس	۳۰	خار غم
ان غالب	۲۰	بھرا مانت	عسرت وصل	۳۱	سرہ نصیرت
ایستاد شیر کو آبادی	۲۱	الکر گل	قصہ تاج کامیابی	۳۲	کرشمہ الفت
گل و صنوبر	۲۲	وفات نامہ	روح سلیمانی	۳۳	بارک گاہ پھول

المشتر محمد ابراہیم خاں و محمد بشیر الدین خاں مالکان





# استعارہ فروخت کتب نامہ

کتب نامہ مفصلہ ذیل جو آئیکل تحفہ لکھنویوں میں کیلے جاتے ہیں ہمارے کارخانہ میں موجود ہیں جن میں سے کو خریداری منظور ہو یا رسالہ قیمت مقررہ یا فیروزہ دیوپی ایل طلب فرمائیں فوراً روانہ ہوں گے

کتب نامہ تالیف و تصنیف	کتب نامہ تالیف و تصنیف	کتب نامہ تالیف و تصنیف
حافظ محمد عبد اللہ صاحب	حافظ محمد عبد اللہ صاحب	مرزا ظفر بیگ صاحب
۱ ظلم و ظلم	۲۹ زہرہ ہرام ناگری	۱ ہر شجرہ نامہ ظفر بیگ
۲ سیف سلیمان	۳۰ منور شاہ	۲ الدین چراغ حبیب
۳ بزم فرخ حاکم	۳۱ محمود شاہ	۳ رام لیلہ نامہ
۴ بزم فرخ شہنشاہ	۳۲ نقش سلیمانی	۴ ملک بن سرد و حقد
۵ ملی بابا	۳۳ لہجہ بکست	۵ بین شہزادی
۶ فریب غنیمت	۳۴ شہر میں فرماہ	۶ ہر نامہ حقیقت را
۷ بولیس دانا	۳۵ انجام محبت	۷ لیلہ بیاہ
۸ منتظر بر زمین	۳۶ لہجہ بکست	۸ ماہی گیر
۹ عقل تجا دلی	۳۷ بکھینچہ محبت ہر دو حصہ	۹ کرشن اولاد
۱۰ خدا دوست	۳۸ خدا احمد خورشید نور	۱۰ نیرنگ عشق
۱۱ بزم سلیمان	۳۹ نیرنگ الفت	۱۱ تائید خدا
۱۲ خون عاشق جان باز	۴۰ ہیرا کنجا	۱۲ خیر بدین
۱۳ نکتہ فاقہ	۴۱ ہوائی مجلس	۱۳ فسانہ عجائب
۱۴ اندر سہا اات	۴۲ ضیائے عالم نور جاں	۱۴ سرور شفق
۱۵ رحم داور	۴۳ نور الدین حسن افروز	۱۵ خیر ادا الی
۱۶ زہرہ ہرام	۴۴ بولیس نامہ	۱۶ الہ الحسن خوش قسمت
۱۷ علم امان	۴۵ جمیل کلاب	۱۷ آفتاب احمد دہیا
۱۸ عالم طائی	۴۶ فریب محبت	۱۸ نئی طرز کار و زرینہ
۱۹ شکستہ ناگری	۴۷ اندھیر ناگری	۱۹ کہن الہ ناگری
۲۰ لیلی مجنون	۴۸ خیال فانی	۲۰ ستم عشق و الفت
۲۱ شکستہ آردو	۴۹ کبیر عجز	۲۱ چٹ مینی خون ناحق
۲۲ ظلم ہوش بر ماو غنیمت	۵۰ ہر شجرہ نامہ ظفر ناگری	۲۲ رومی جو لیت
۲۳ جام حیاں	۵۱ خیر اللہ دلی	۲۳ بھول محطیان
۲۴ خیر ماوی ناگری	۵۲ اسیر مرض	۲۴ آئینہ دل فروش
۲۵ لیل و نہار	۵۳ فتح حبیب	۲۵ سفید خون
۲۶ دامن کی مٹی	۵۴ دھوپ جاؤں کا خون	۲۶ قتل ظفر
۲۷ ظلم و غنی	۵۵ بھیاں ہر شاہ خون کا خون	۲۷ خوبصورت بلا ہر امرت
۲۸ کتب نامہ ناگری	۵۶ ہر شجرہ نامہ ظفر ناگری	۲۸ حیدر دین ہر آب و لائیس

محمد بخش خاں و محمد حسین خاں مالک مطبع الحقی محلہ کبیرہ ٹولہ اگرہ



بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

حاجب

...

الحمد لله

ش

الحسن

نور محمد

10

۱۵۵

الف

جواب

ملفوظات

سید

品

209









**ALLAMA  
IQBAL LIBRARY**

**UNIVERSITY OF KASHMIR  
HELP TO KEEP THIS BOOK  
FRESH AND CLEAN**